بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تفسیر

جواہر القرآن

از افاداتِ حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ

مرتبہ

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان رحمۃ اللہ

کتب خانہ رشیدیہ

مدینہ مارکیٹ راولپنڈی

القرآن الحکیم

مع تفسیر

جواہر القرآن

از افادات شیخ التفسیر حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن دیوبندی رحمۃ اللہ علیہ

ترمیم، اضافہ

مرتبہ

شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب

فوائد موضح قرآن۔ مولانا شاہ عبد القادر محدث دہلوی رح

فوائد فتح الرحمٰن از مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

کتب خانہ رشیدیہ مدینہ مارکیٹ راولپنڈی

جملہ حقوق محفوظ ہیں

کاشف

فہرست مضامین مقدمہ تفسیر جواہر القرآن

مضمون	صفحہ
تعارف تفسیر جواہر القرآن	ا
تقریظات علماء کرام	ب تا
مقدمہ تفسیر جواہر القرآن	۱
حصہ اول - دربیان اصطلاحات	۲
اصطلاح (۱) دعویٰ یا موضوع سورت	〃
〃 (۲) دلیل	〃
〃 (۳) تنویر دعویٰ	۳
〃 (۴) تخویف	〃
〃 (۵) تبشیر یا بشارت	۴
〃 (۶) شکویٰ	〃
〃 (۷) زجر	〃
〃 (۸) تسلیہ یا تسلی	۵
〃 (۹) امور مصلحہ	〃
〃 (۱۰) اندماج یا ادماج	〃
〃 (۱۱) ادخال الٰہی	۶
〃 (۱۲) اعادہ برائے بُعد عہد	〃
〃 (۱۳) جباریت	۷
〃 (۱۴) ربط القلب	۸
〃 (۱۵) مسئلہ انابت	〃
حصہ دوم - دربیان فوائد مختلفہ	۹
فائدہ (۱) مضامین قرآن	〃
〃 (۲) قرآن میں توحید کا بیان	〃
〃 (۳) شرک اعتقادی و فعلی	〃
〃 (۴) مضامین قرآن کی ترتیب	〃
〃 (۵) توحید اور علم معانی و بیان	〃
〃 (۶) خطاب عام	〃
〃 (۷) قسم کا بیان	۱۰
〃 (۸) دفع عذاب کیلئے تین باتیں	〃
〃 (۹) منکرین کی اصلاح کے لئے تین باتیں	〃
〃 (۱۰) شان نزول	۱۱
〃 (۱۱) تعارض	〃
〃 (۱۲) قانون حصر	〃
〃 (۱۳) تحقیق معنی الحمد للہ	۱۲

مضمون	صفحہ
فائدہ (۱۴) تحقیق لفظ سبحان اللہ	۱۲
〃 (۱۵) ذکر اللہ کا مقصد	〃
〃 (۱۶) لفظ دون کی تحقیق	۱۳
〃 (۱۷) لفظ الکتاب سے مراد	۱۴
〃 (۱۸) الکتاب اور قرآن میں فرق	〃
〃 (۱۹) لفظ حکیم اور مبین میں فرق	〃
〃 (۲۰) روح سے مراد	۱۵
〃 (۲۱) ماضی کے بعض صیغوں کی تحقیق	〃
〃 (۲۲) امر کے بعض صیغوں کی تحقیق	〃
〃 (۲۳) لفظ مَا سے مراد	〃
〃 (۲۴) لفظ ثُمَّ کا استعمال	۱۶
〃 (۲۵) لفظ اِنَّمَا کی تحقیق	۱۷
〃 (۲۶) اِذْ کا بیان	〃
〃 (۲۷) وَلِیَعْلَمَ اللّٰہُ کی تحقیق	〃
〃 (۲۸) کَذٰلِکَ کی تحقیق	〃
〃 (۲۹) اَلَمْ تَرَ کی تحقیق	۱۸
〃 (۳۰) اَوَکُلَّمَا کی تحقیق	〃
〃 (۳۱) اَرَاَیْتَ کی بحث	۱۹
〃 (۳۲) اِلَّا بمعنی مستثنیٰ منقطع	〃
〃 (۳۳) علفتہا تبناً وماءً بارداً	۲۰
〃 (۳۴) تفسیر بالرای کی تحقیق	۲۱
حصہ سوم دربیان مسئلہ الٰہ	۲۳
مسئلہ الٰہ کے مختلف عنوانات	〃
حضرت نوح علیہ السلام کا اعلان توحید	۲۴
حضرت ہود علیہ السلام 〃 〃	〃
حضرت صالح علیہ السلام 〃 〃	۲۵
حضرت ابراہیم علیہ السلام 〃 〃	〃
حضرت لوط علیہ السلام کا ذکر	۲۶
حضرت شعیب علیہ السلام کا اعلان توحید	〃
حضرت موسیٰ علیہ السلام 〃 〃	〃
حضرت یعقوب علیہ السلام کا ذکر	۲۷
حضرت یوسف علیہ السلام کا اعلان توحید	〃
حضرت عیسیٰ علیہ السلام 〃 〃	〃
اللہ کے سوا کس کس کو معبود بنایا گیا	〃

مضمون	صفحہ
فرشتوں کو	۲۸
انبیاء علیہم السلام کو	〃
اولیاء کرام کو	۲۹
سورج کو	〃
ستاروں کو	〃
جنوں کو	〃
نیک پیروں کو	۳۰
مشرک مولویوں اور پیروں کے بارے میں آیتیں	۳۲
اِلٰہ کے معنی کی تشریح	۳۳
قانون لفظ اِلٰہ	۳۴
لفظ اِلٰہ کی تحقیق	۳۷
لفظ عبادت کی تشریح	۳۸
شرک کی قسمیں	۴۰
شرک فی العلم کا بیان	〃
شرک فی التصرف کا بیان	۴۱
حضرت پیر صاحب بغداد شریف کا فتویٰ	〃
شرک فی الدعاء	۴۲
شرک فعلی	〃
تحریمات غیر اللہ کا بیان	〃
تحریمات غیر اللہ کے سترہ عنوانات	〃
اللہ کی نذر و نیاز کا بیان	۴۴
غیر اللہ کی نذروں کا بیان	〃
نقشہ آیات تحریمات غیر اللہ	۴۵
تحریمات اللہ کے بارے میں آیتیں	۴۷
اللہ کی نذر و نیاز کے بارے میں آیتیں	〃
غیر اللہ کی نذروں کا بیان	〃
فائدہ	۴۸
عنوانات کے بعض الفاظ کی تشریح	۴۹
تحقیق نذر لغیر اللہ از حدیث و فقہ	۵۰
در مختار کا حوالہ	〃
شامی کا حوالہ	۵۱
البحر الرائق کا حوالہ	〃
مولانا عبد الحئی لکھنوی کا حوالہ	〃

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
شامی کا حوالہ	۵۱	الروض کا حوالہ	۵۲	دیباچہ فتح الرحمٰن	۵۳
البحر الرائق کا حوالہ	"	مسند احمدؒ کا حوالہ	"	دیباچہ موضح قرآن	۵۷
تفسیر نیشاپوری کا حوالہ	"	غرائب ابی عبید اور فقہ ابی اللیث کا حوالہ	"	بقیہ تقریظات	۶۲

فہرست مضامین تفسیر جواہر القرآن جلد اوّل

مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ
تفسیر سورۂ فاتحہ	۲	مغضوب علیہم اور الضالین سے مراد	۱۲	فرشتوں کی تسبیح اور تقدیس کا بیان	۲۹
خلاصہ سورۂ فاتحہ	"	**تفسیر سورۂ بقرہ**	۱۳	الاسماء کلہا سے مراد	۳۰
سورۂ فاتحہ کے ام القرآن ہونے کی پہلی تقریر	"	سورۂ بقرہ کی فضیلت	"	سجود ملائکہ کی تحقیق	"
" " " دوسری تقریر	"	سورۂ بقرہ کا سورۂ فاتحہ سے اسمی ربط	"	حضرت آدم علیہ السلام نے شجرہ ممنوعہ کیوں کھایا	۳۱
ایک سوال اور اس کا جواب	۳	" " " معنوی ربط	۱۴	دعوت عام کے بعد بنی اسرائیل کو خصوصی دعوتِ توحید	۳۲
سورۂ فاتحہ کو تعلیم المسئلہ کہنے کی توجیہ	"	سورۂ بقرہ کے مضامین کا تفصیلی خلاصہ	"	بنی اسرائیل کے لئے اصلاحی پروگرام	"
سورۂ فاتحہ کا خلاصہ عربی میں	"	" " " مختصر خلاصہ	۱۷	بنی اسرائیل کے احوال کی پانچ انواع	۳۳
الحمد کے الف لام کی تحقیق	۴	سورۂ بقرہ کی روح	"	پہلی نوع ترغیب و ترہیب پر مشتمل	۳۵
الحمد کے بارے میں حضرت شیخ کی نفیس تحقیق	"	**حصۂ اوّل۔ مضمون توحید و رسالت**	"	آٹھ انعامات	۳۶
عالَم کا معنی	۵	حصۂ اوّل کی تمہید۔ اس میں دو امر مذکور ہیں	"	دو عذاب	۳۸
اللہ تعالیٰ کا نظامِ ربوبیت	"	امر اوّل۔ ہدایت کا سرچشمہ قرآن ہے	۱۸	پہلی نوع کا تتمہ	۴۰
رحمٰن اور رحیم کے درمیان فرق	۶	ذلک الکتاب لاریب فیہ کی مختلف ترکیبیں	"	دوسری نوع گذشتہ بنی اسرائیل کی خباثتیں	۴۱
رب العالمین کے بعد الرحمٰن الرحیم کا ذکر کرنے کی حکمت	"	امر دوم۔ تین جماعتوں (مومنوں۔ کافروں اور منافقوں) کا ذکر	۱۹	بنی اسرائیل کو گائے ذبح کرنے کا حکم کیوں دیا گیا	۴۲
الدین کی تحقیق	"	غیب کا مفہوم اور متقین کی صفتیں	"	قتل نفس اور ذبح بقرہ کے بارے میں حضرت شیخ کی تحقیق	"
روزِ جزا کی اہمیت	۷	معتزلہ کا رد۔ مرتکب کبیرہ مخلد فی النار نہیں۔	۲۰	بنی اسرائیل کی تیسری خباثت	۴۳
اہل کتاب کا تصورِ آخرت اور اس کا رد	"	کافروں کے دلوں پر مہر جباریت کی تحقیق	"	دوسری نوع کا تتمہ	"
دنیا و آخرت کا مالک و مختار	"	منافقوں کا ذکر	۲۱	جمادات میں شعورِ بسیط	۴۴
ایاک نعبد و ایاک نستعین میں تقدیم مفعول کی وجہ	۸	یخادعون اللہ کا مطلب	۲۲	اہل کتاب کی پانچ جماعتیں	"
عبادت کا	"	صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت	۲۳	تیسری نوع بوقت نزول موجودہ بنی اسرائیل کی خباثتیں	۴۶
ایک شبہ کا جواب		اللہ کی طرف استہزا کی نسبت کا مفہوم	"	تیسری نوع کا تتمہ	۴۸
تعظیم کی دو قسمیں۔ ایک عبادت ہے، دوسری عبادت نہیں		کافروں اور منافقوں کی دو مثالیں	۲۴	چوتھی نوع بنی اسرائیل کی کج روی اور سنگدلی	"
استعانت کی تحقیق	"	دونوں مثالوں کی تشریح اور تطبیق	۲۵	چوتھی نوع کا تتمہ	"
ایک شبہ اور اس کا جواب	۱۰	دعویٰ توحید اور مضمون توحید ادر پانچ امور پر مشتمل عقلی دلیل	۲۶	پانچویں نوع بنی اسرائیل کے بغض عناد کی انتہا	۵۰
استعانت کی دو قسمیں مافوق الاسباب اور ماتحت الاسباب	"	شہداءکم سے مراد	۲۷	یہود کے ایک قول باطل کی تردید	"
ایک مغالطہ اور اس کا رد	"	فما فوقہا کے دو مطلب	۲۸	یہود کو مباہلہ کا چیلنج	۵۱
صراط مستقیم سے مراد	۱۱	مثال بیان کرنے کی حکمت	"	یہودیوں کے تین شبہات	۵۲
ہدایت کی دو قسمیں۔ فطری اور کسبی	"	معنی استوی علی العرش	۲۹	شبہات کا جواب	۵۳
ہدایت کی قسم دوم کے چار درجے	۱۲			حضرت سلیمان علیہ السلام پر یہودیوں کا افترا	۵۴
ہدایت کے مقابلے میں ضلالت (گمراہی) کے بھی چار درجے ہیں	"			جادو کی تحقیق	"
الذین انعمت علیہم سے مراد چار جماعتیں ہیں۔	"			ہاروت اور ماروت کے بارے میں جھوٹا قصہ	۵۵
				مسلمانوں کو راعنا کہنے سے کیوں منع کیا گیا	"

مضمون	صفحہ
نصاریٰ کے شبہ کا جواب	۱۴۳
متشابہات کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا	۱۴۴
مضمون توحید کا ذکر دوسری بار	۱۴۶
توحید پر دلیل نقلی از کتب سابقہ و ملائکہ و انبیا	״
ثمرہ دلائل مذکورہ	״
توحید میں اختلاف کس نے اور کیوں ڈالا	۱۴۷
مضمون توحید کا ذکر تیسری بار	۱۴۸
ثمرہ دلائل عقلیہ و نقلیہ	״
توحید کا ذکر چوتھی بار	۱۴۹
جواب شبہ متعلقہ حضرت مریم علیہا السلام	۱۵۰
جواب شبہ متعلقہ حضرت زکریا علیہ السلام	۱۵۱
جواب شبہ متعلقہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام	۱۵۳
معجزات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اختیار میں نہیں تھے	״
توفی کے معنی کی تحقیق	۱۵۴
حیات عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ اجماعی ہے	۱۵۵
مرزائیوں کے من گھڑت قاعدہ کا جواب	۱۵۶
حضرت عیسےٰ اور ان کے متبعین سے وعدے	״
عیسائیوں کو مباہلہ کا چیلنج	۱۵۷
آیت مباہلہ سے شیعوں کے استدلال کا جواب	״
اہل کتاب کو دعوت الی التوحید	۱۵۸
یہود و نصاریٰ پر پانچ شکوے۔ پہلا شکوہ	۱۵۹
دوسرا اور تیسرا شکوہ	۱۶۰
تخویف اخروی	״
یہود کے قول کی تردید۔ چوتھا شکوہ	۱۶۱
پانچواں شکوہ	۱۶۲
نصاریٰ کے ایک شبہ کا جواب	۱۶۳
مضمون رسالت	۱۶۴
زجر مع تخویف اخروی	״
شبہات متعلقہ رسالت کا بیان	۱۶۵
ملت ابراہیمی میں اونٹ کا گوشت حرام ہونیکا جھوٹا دعوےٰ	״
سب سے پرانا عبادتخانہ کعبہ ہے	۱۶۶
فرضیت حج کی شرطیں	۱۶۷
زجر برائے اہل کتاب و مومنین	״
سبیل اللہ سے توحید مراد ہے	۱۶۸
توحید پر دلیل عقلی ۵	״
حصہ دوم جہاد۔ انفاق۔ جہاد سے متعلق ایک شبہ	۱۶۹
کنتم خیر امۃ کا مفہوم	۱۷۰
جب قوم پر عذاب آتا ہے تو اسکا ہر فرد بد کا نہیں ہوتا	۱۷۲
مومنین اہل کتاب کی تعریف	۱۷۳
مشرکوں کے خرچ کی مثال	״
جنگ احد کا ذکر	۱۷۴
ھم اور حدیث نفس میں فرق	۱۷۶
جہاد میں کامیابی کی دو شرطیں	״
ان تصبروا وتتقوا کا دوسرا نمونہ	۱۷۷
فرشتوں کی مختلف تعداد میں تطبیق	۱۷۸
سود خواری پر وعید شدید	۱۷۹
اخلاص سے مراد	״
متقین کے دو فریق۔ اعلیٰ اور ادنیٰ	۱۸۰
ترغیب الی الانفاق کا پہلی بار اعادہ	״
مضمون جہاد کا اعادہ	۱۸۱
جہاد سے متعلق شبہ کا علیٰ سبیل الترقی جواب	״
زجر برائے مومنین	۱۸۲
احد کی شکست کی اصلی وجہ	۱۸۳
غم اول اور غم ثانی سے مراد	۱۸۴
ھل لنا من الامر من شئ کا مطلب	۱۸۵
منافقین کے قول کا جواب	۱۸۶
گھر میں بیٹھ رہنا موت سے نہیں بچا سکتا	۱۸۷
آنحضرت کے خلق عظیم کی تعریف	۱۸۸
بشارت برائے مومنین و زجر منافقین	״
بشارت و تخویف اخروی	۱۸۹
زجر برائے مومنین	״
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تین صفتیں	۱۹۰
لو نعلم قتالا لاتبعناکم کا مطلب	۱۹۱
حیات شہداء کی تحقیق	۱۹۲
حیات انبیاء علیہم السلام کی تحقیق	۱۹۳
ایک اشکال اور اسکا حل	۱۹۴
بشارت برائے و تنبیہہ برائے الیشان	۱۹۶
تسلی برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۹۷
تخویف اخروی برائے کفار	״
سوال مقدر کا جواب	״
ماکان اللہ لیطلعکم علی الغیب کی تحقیق	۱۹۸
اس آیت سے مبتدعین کے استدلال کا رد	۱۹۹
اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانیکا مطلب	۲۰۰
ماقبل کے مضامین کا خلاصہ	۲۰۱
یہود پر شکویٰ	۲۰۲
تسلی برائے پیغمبر و مومنین	״
زجر برائے احبار و رہبان	״
مضمون جہاد کا دوبارہ اعادہ	۲۰۳
مضمون انفاق کا تیسری بار اعادہ	״
علماء یہود کو تخویف اخروی	۲۰۴
سورہ آل عمران کے چاروں مضامین کا اعادہ	۲۰۵
دعویٰ توحید پر عقلی دلیل	״
آخری آیت میں سورت کا اجمالی خلاصہ	۲۰۶
سورۃ آل عمران میں آیات توحید	״
تفسیر سورۃ نساء	
ربط اسمی و معنوی۔ خلاصہ	۲۰۷
پہلا حصہ۔ چودہ احکام رعیت	״
دوسرا حصہ۔ نو احکام سلطانیہ	۲۰۸
تنبیہہ	۲۰۹
حصہ اول	״
عذاب سے بچنے کیلئے تین باتیں	״
پہلا دوسرا اور تیسرا حکم رعیت	۲۱۰
چوتھا حکم رعیت	۲۱۱
پانچواں اور چھٹا حکم رعیت	۲۱۲
زجریں برائے ورثاء	״
وراثت کی بارہ صورتیں	۲۱۳
بشارت اخروی	۲۱۵
ساتواں حکم رعیت	״
آٹھواں اور نواں حکم رعیت	۲۱۶
ابدی اور وقتی محرمات پندرہ رشتے	۲۱۷
دسواں حکم رعیت	״
نکاح متعہ کی حرمت	״
گیارھواں اور بارھواں حکم رعیت	۲۱۹
تیرھواں حکم رعیت	۲۲۰
زجر برائے اہل کتاب	۲۲۱
چودھواں حکم رعیت	״
مسئلہ توحید کا بیان	״
شہید کا معنی	۲۲۲
امر مصلح۔ ترغیب الی الاحسان	״
حتیٰ تغتسلوا کی تحقیق	۲۲۳
حصہ دوم۔ پہلا حکم سلطانی	۲۲۶
تخویف برائے کفار و بشارت برائے مومنین	״
زجر برائے منافقین	۲۲۷
دوسرا حکم سلطانی	۲۲۸
ترغیب الی القتال	۲۲۹
تیسرا حکم سلطانی	״
منافقین کے قول باطل کا رد	۲۳۰
زجر و شکویٰ منافقین	۲۳۱
ترغیب الی الجہاد کے بعد مسئلہ توحید کا بیان	۲۳۲
چوتھا حکم سلطانی۔ منافقین کے بارے میں حکم	۲۳۳
پانچواں حکم سلطانی	۲۳۴
قتل عمد اور قتل خطا کے احکام	״
چھٹا اور ساتواں حکم سلطانی	۲۳۵
آٹھواں حکم سلطانی	۲۳۶
صلوٰۃ الخوف۔ ترغیب الی القتال	״
نواں حکم سلطانی	۲۳۷
سوء اور ظلم سے مراد	۲۳۸
وعلمک مالم تکن تعلم کی تحقیق	۲۳۹
ما استغراق میں حقیقت نہیں	״
بریلوی استدلال کا رد	״
ایک من گھڑت قاعدے کا رد	۲۴۱
ایک غلط استدلال کا رد	״
بنو ابیرق کا واقعہ	״
شرک اعتقادی اور شرک فعلی کی نفی	۲۴۲
تنویر اول	۲۴۳
تنویر ثانی	۲۴۴
تنویر ثالث	۲۴۵
زجر برائے منافقین مع تخویف	۲۴۶
منافقین کی خباثتیں	۲۴۷
زجر اہل کتاب و بشارت مومنین	۲۴۹
مسئلہ حیات مسیح علیہ السلام	۲۵۰
بشارت برائے مومنین اہل کتاب	۲۵۲
ترغیب الی التوحید	۲۵۳
ایمان بالقرآن و بالرسول کی ترغیب	۲۵۴
تخویف و بشارت	״
خاتمہ پر حکم وراثت پر تنویر	۲۵۵
کلالہ کی چار صورتیں	״
بشارت برائے مومنین	״
سورہ نساء میں آیات توحید	۲۵۶

مضمون	صفحہ
نسخ کا مطلب	٥٧
شاہ ولی اللہ رح کے نزدیک صرف پانچ آیتیں منسوخ ہیں	״
حضرت شیخ کے نزدیک یہ پانچ آیتیں بھی منسوخ نہیں	״
اہل کتاب کے حالات پر پانچ شکوے	٥٨
توحید پر نقلی	٦٢
مضمون رسالت	٦٣
تمہید	״
حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بنا رکعبہ کے وقت دعا	٦٤
ابراہیم علیہ السلام کی دعا میں حضور علیہ السلام کی چار صفتیں	٦٦
حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کو وصیت کہ توحید	
پر قائم رہیں۔	٦٧
تحویل قبلہ کے بارے میں اہل کتاب اور مشرکین کے	
شبہ کا جواب	٧٠
لفظ شہید سے علم غیب پر استدلال کا مکمل رد	״
تحویل قبلہ کی پہلی تفصیلی علت	٧٢
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بار بار آسمان	
کی طرف دیکھنے کی وجہ	٧٣
تحویل قبلہ کی دوسری اجمالی علت	٧٤
تحویل قبلہ کی دوسری تفصیلی علت	״
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پانچ صفتیں	٧٥
اہدنا الصراط المستقیم پر ایک شبہ کا جواب	٧٦
صفا مروہ کے درمیان طواف کا حکم	٧٨
توحید پر عقلی دلیل جو سات امور پر مشتمل ہے	٧٩
شرک فعلی کے رد پر دلیل عقلی کا انطباق	٨٠
کیا انداد و اوثان سے پتھر کے بت مراد ہیں ؟	٨١
تحریمات غیر اللہ کا بیان	٨٢
غیر اللہ کی نذروں کا بیان	٨٤
تحویل قبلہ کے متعلق اہل کتاب کے خیال کی دوبارہ تردید	٨٦
والصابرین کے منصوب ہونے کی وجہ	٨٧
حصہ دوم ۔ مسئلہ جہاد و انفاق	״
تمہید امور انتظامیہ و امور مصلحہ کا بیان	״
پہلا امر انتظامی قصاص	״
دوسرا امر انتظامی وصیت	٨٨
پہلا امر مصلح ۔ روزہ	״
روزہ کے بعض جزوی احکام	٨٩
وعلی الذین یطیقونہ کی تحقیق	״
کنتم تختانون کی توجیہ	٩١
اعتکاف کے مسائل	״
تیسرا امر انتظامی ۔ مال حرام سے اجتناب	٩٢

مضمون	صفحہ
یسئلونک عن الاہلۃ کی توجیہ	٩٣
امور انتظامیہ اور امر مصلح کے بعد جہاد کا حکم	״
قتال کی علت ۔ فتنہ سے مراد	״
انفاق فی سبیل اللہ کا بیان	٩٥
دوسرا امر مصلح ۔ حج	״
حج کی تین صورتیں ۔ اف تمتع	٩٦
حاجیوں کی قسمیں	٩٨
جہاد کی ترغیب کئی طریقوں سے	٩٩
اللہ کے بادلوں میں آنے کی توجیہ	١٠٠
امۃ واحدۃ میں وحدت سے مراد	١٠١
بعثت انبیاء علیہم السلام کی علت	١٠٢
مضمون انفاق کا دوسری بار ذکر	״
مضمون جہاد کا تیسری بار ذکر	״
شہر حرام میں جواز قتال کی پانچ دلیلیں	١٠٣
شہر حرام میں قتال کا مابعد سے ربط	״
پانچ ذو جہتین مسائل	١٠٥
ایک مفید قاعدہ	١٠٦
حتی یطہرن کی نفیس تحقیق	١٠٧
امور انتظامیہ کا بارہ ذکر	١٠٨
ایمان سے ما علیہ الایمان مراد ہے۔ حضرت شیخ کا قول	״
یمین لغو اور یمین غموس کا حکم	״
امام ابوحنیفہ کے نزدیک لغو کی صورت	״
یمین کے ساتھ مسئلہ ایلا کا ربط	״
عدت کا بیان	١٠٩
عدت کے لحاظ سے عورت کی سات قسمیں	״
ان یکتمن ما فی ارحامہن کا مطلب	١١٠
رجوع کا حق صرف دو طلاق تک ہے	١١١
مغلظہ سے دوبارہ نکاح کی پانچ شرطیں	״
بلوغ اجل سے اختتام عدت مراد ہے	١١٣
رضاعت کے احکام	״
بیوہ کی عدت اور اس کے نکاح کے احکام	١١٥
مس اور تعیین مہر کے لحاظ سے مطلقہ کی چار قسمیں	١١٦
مضمون جہاد کا اعادہ	١١٧
انفاق فی سبیل اللہ کی ترغیب	״
ترغیب الی الجہاد کیلئے ایک واقعہ کا ذکر	١١٨
طالوت کے انتخاب پر اعتراض کرنیوالوں کو تین جواب	״
سکینہ سے مراد ۔ حضرت شیخ کا قول	١١٩
حضرت داؤد کے ہاتھوں جالوت کا قتل	١٢٠
اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو ایمان لانے پر مجبور نہیں کیا۔	١٢١
شیخ نے فرمایا ولو شاء اللہ کا اعادہ بعد عہد کی وجہ سے ہے	١٢٢

مضمون	صفحہ
وجوب و مشروعیت قتال کی علت	١٢٢
اعادہ دعویٰ توحید برائے نفی شفاعت قہری	١٢٣
نوم انبیا کے ناقض وضو ہونے کی تحقیق	١٢٤
حدیث کے مختلف الفاظ میں تطبیق	١٢٥
شفاعت قہری کی نفی پر چوتھی اور پانچویں دلیل	״
شفاعت کے متعلق نفیس تحقیق	״
لا اکراہ فی الدین جہاد سے متعلق ایک شبہ کا ازالہ	١٢٦
اللہ تعالیٰ کے دو تکوینی قانون	״
پہلا قانون مومنوں کے شبہات دور کرنا ہے	״
دوسرا قانون معاندین سے توفیق ایمان چھین لینا ہے	״
حضرت ابراہیم اور نمرود کا مناظرہ دوسرے قاعدہ پر متفرع ہے	״
حضرت ابراہیم اور حضرت عزیر کے دونوں واقعے پہلے	١٢٧
قاعدہ پر متفرع ہیں۔	
انفاق میں اخلاص کی ترغیب	١٢٨
اخلاص کیساتھ خرچ کرنے کی مثال	״
انفاق میں من و ریا سے اجتناب کا حکم	״
ریاکار کی خیرات کے ضائع ہونے کی مثال	١٢٩
اللہ کی رضا کے لئے خرچ کرنے کی مثال	١٣٠
ریاکاری کی دوسری مثال	١٣١
اللہ کی راہ میں اچھی چیزیں خرچ کرنے کی ترغیب	״
چھپا کر خیرات کرنے کی فضیلت	״
اصحاب صفہ کی فضیلت اور منقبت	١٣٢
ہر حال میں اور ہر وقت اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب	١٣٣
سود خواروں کے لئے وعید شدید	״
تیسری بار امور انتظامیہ کا ذکر	١٣٥
ادھار لین دین کو لکھنے کا حکم	״
کتابت اور شہادت کے متعلق ہدایات	״
توحید پر چوتھی عقلی دلیل	١٣٧
مسئلہ توحید ماننے کے بعد اللہ سے دعا مانگنے کا طریقہ	״
سورۂ بقرہ میں آیات توحید	١٣٨
سورۂ آل عمران	
نام۔ شان نزول۔ ماقبل سے ربط۔ خلاصۂ مضامین	١٣٩
خلاصۂ مضامین کی پہلی تقریر	״
توحید کے متعلق پانچ شبہات کا جواب	״
رسالت پر تین شبہات کے جوابات	١٤٠
خلاصۂ مضامین کی دوسری تقریر	١٤١
توحید کا چھ بار ذکر	״
سورۂ آل عمران کا مختصر خلاصہ	١٤٢
حصہ اول ۔ توحید و رسالت کا بیان	״

مضمون	صفحہ
سورۃ السّجدۃ	
ربط وخلاصہ	۹۱۹
تنزیل الکتٰب تمہید مع ترغیب۔	۹۲۰
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد زمانِ فترت میں کوئی نبی مبعوث نہیں ہوا۔	〃
ملک الموت اسمِ جنس ہے، یہ کسی ایک فرشتے کا اسمِ علم نہیں	۹۲۲
سورۂ سجدہ کی خصوصیات	۹۲۶
سورۂ احزاب	
ربط وخلاصہ	۹۲۷
صلح حدیبیہ کے بعد مشرکین کے وفد کی آمد	۹۲۹
وَمَا جَعَلَ اللّٰهُ اَدْعِيَآءَكُمْ اَبْنَآءَكُمْ	۹۳۱
اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ۔	〃
غزوۂ احزاب کے موقع پر انعاماتِ خداوندی	۹۳۳
ازواجِ مطہرات کے لیے احکام	۹۳۶
لفظ اھل البیت کی تحقیق	۹۳۹
لفظ خاتم النبیین کی تحقیق	۹۴۱
صلوٰۃ کا مفہوم	۹۴۷
سورۂ احزاب میں آیاتِ توحید	۹۵۱
سورۂ سبا	
ربط وخلاصہ	۹۵۲
فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ	۹۵۷
وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيْعًا	۹۶۳
طرقِ تبلیغ	۹۶۵
سورۂ سبا میں آیاتِ توحید	۹۶۶
سورۂ فاطر	
ربط وخلاصہ، مصائب و حاجات میں صرف اللہ کو پکارو۔	۹۶۷
سورت کے مرکزی مضمون پر دلائل عقلیہ	۹۶۹
ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ	۹۷۲
مومن و کافر اور توحید و شرک کی تمثیلات	۹۷۳
توحید پر دلیل وحی، اہلِ ایمان کی تین جماعتیں	۹۷۵
دلائل توحید کا ثمرہ	۹۷۶
سورۂ فاطر میں آیاتِ توحید	۹۷۸

مضمون	صفحہ
سورۂ یٰسٓ	
ربط وخلاصہ، اللہ کے یہاں کوئی شفیع غالب نہیں	۹۷۹
مہرِ جباریت کے لیے تمثیلات	۹۸۰
اصحاب القریہ سے کون لوگ مراد ہیں	۹۸۱
توحید پر عقلی دلائل	۹۸۴
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو شعر کا علم عطا نہیں کیا گیا۔	۹۸۹
سورۂ یٰسٓ میں آیاتِ توحید	۹۹۰
سورۃ الصّافات	
ربط وخلاصہ، اللہ کے برگزیدہ بندے خود اللہ کے نیازمند ہیں	۹۹۱
فرشتوں کے عجز کا بیان	۹۹۲
جنوں کے حال کا بیان	〃
نعیم جنت کا ذکر	۹۹۷
انبیاء علیہم السلام کی نیازمندی کا بیان۔ سات واقعات	۹۹۹
سورۃ الصافات میں آیاتِ توحید	۱۰۰۷
سورۂ صٓ	
ربط وخلاصہ۔ خاصانِ خدا کا بعض جسمانی مصائب میں ابتلاء	۱۰۰۸
انبیاء علیہم السلام کے احوال کا ذکر	۱۰۱۱
فرشتوں اور جنوں کے احوال کا ذکر	۱۰۲۰
سورۂ صٓ میں آیاتِ توحید	۱۰۲۱
سورۂ زمر	
ربط وخلاصہ۔ ہر قسم کی عبادت صرف اللہ کے لیے بجا لاؤ اور حاجات میں صرف اسی کو پکارو	۱۰۲۲
خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ دوسری عقلی دلیل۔	۱۰۲۵
قُلْ اِنِّيْٓ اُمِرْتُ دلیل وحی دوم	۱۰۲۷
تمثیل مومن و مشرک، ثمرہ دلیل سابق	۱۰۳۰
اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ کا مفہوم	۱۰۳۱
وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ عقلی دلیل اعترافی	۱۰۳۳
اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا	۱۰۳۴
اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ عقلی دلیل	۱۰۳۶
وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ کا مفہوم	۱۰۳۷
وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا۔	۱۰۳۸

مضمون	صفحہ
سورۂ زمر میں آیاتِ توحید	۱۰۴۰
سورۂ مومن	
ربط وخلاصہ، اللہ کے سوا حاجات میں کسی کو نہ پکارو۔	۱۰۴۱
تمہید کے مختلف عنوانات	۱۰۴۴
وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا مُوْسٰى تخویفِ دنیوی کا نمونہ	۱۰۴۸
مومن آلِ فرعون کی ناصحانہ گفتگو	۱۰۴۹
وَقَالَ فِرْعَوْنُ يٰهَامٰنُ ابْنِ لِيْ صَرْحًا	۱۰۵۱
اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا۔ عذابِ قبر (برزخ) پر یہ نص صریح ہے	۱۰۵۳
سورت کا دوسرا حصّہ	
دلیلِ عقلی کا اعادہ	۱۰۵۷
تسلیہ اور دلیل نقلی کا اعادہ	۱۰۵۹
بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورۂ مومن	۱۰۶۱
سورۂ مومن میں آیاتِ توحید	۱۰۶۲
سورۂ حٰمٓ السجدہ	
ربط وخلاصہ	۱۰۶۳
تمہید مع ترغیب	۱۰۶۶
قُلْ اَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُوْنَ عقلی دلیل۔	۱۰۶۷
وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَآءَ	۱۰۷۱
دوسری عقلی دلیل	۱۰۷۴
اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ تیسری عقلی دلیل	۱۰۷۵
تخویفِ اُخروی	۱۰۷۶
سورۂ حٰمٓ میں آیاتِ توحید	۱۰۷۷
بحث متعلقہ مرکزی مضمون سورۂ حٰمٓ السجدہ	۱۰۷۸
سورۃ الشّوریٰ	
ربط وخلاصہ	۱۰۷۹
لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ	۱۰۸۳
امورِ متفرعہ	۱۰۸۴
اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا دوسرا دعویٰ	۱۰۸۶
وَهُوَ الَّذِيْ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ پہلی عقلی دلیل	۱۰۸۸
وَلَمَنِ انْتَصَرَ بَعْدَ ظُلْمِهٖ قانونِ انتقام	۱۰۹۰
لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عقلی دلیل	۱۰۹۱
وحی کے مختلف طریقے	۱۰۹۲
قسم کھانے کا مقصد۔ فتح الرحمٰن	〃

مضمون	صفحہ
سورۂ شوریٰ میں آیاتِ توحید	۱۰۹۳

سورۂ زخرف

مضمون	صفحہ
ربط وخلاصہ ۔ اذنِ الٰہی کے بغیر شفاعت نہیں ہوگی ۔	۱۰۹۴
تمہید مع ترغیب	۱۰۹۶
وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ عقلی دلیل بطورِ اعتراف	۱۰۹۷
تنویر بر دلیل عقلی	۱۰۹۸
شرک پر کوئی دلیل موجود نہیں نہ عقلی نہ نقلی	۱۰۹۹
وَإِذْ قَالَ إِبْرٰهِيمُ دلیل نقلی	۱۱۰۰
دوسری نقلی دلیل از موسیٰ علیہ السلام	۱۱۰۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایک شبہہ کا جواب	۱۱۰۵
وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَةِ نزولِ مسیح پر استدلال	۱۱۰۷
التفات بسوئے اہلِ مکہ	۱۱۰۸
فَأَنَا أَوَّلُ الْعٰبِدِينَ کا مفہوم	۱۱۰۹
توحید پر عقلی دلیل	۱۱۱۰
سورۂ زخرف میں آیاتِ توحید	۱۱۱۱

سورۃ الدخان

مضمون	صفحہ
ربط وخلاصہ، تمہید مع ترغیب	۱۱۱۲
لیلۃ مبارکۃ کی تحقیق	۱۱۱۳
دخان مبین سے مراد ۔ فتح الرحمٰن	۱۱۱۴
" " "	۱۱۱۵
فرعون اور اس کی قوم کی غرقابی	۱۱۱۶
توحید پر عقلی دلیل	۱۱۱۸
سورۃ الدخان میں آیاتِ توحید	۱۱۱۹

سورۃ الجاثیہ

مضمون	صفحہ
ربط وخلاصہ	۱۱۲۰
تمہید مع ترغیب و توحید پر عقلی دلیل	۱۱۲۱
اَللّٰهُ الَّذِي سَخَّرَ لَكُمُ الْبَحْرَ دوسری عقلی دلیل ۔	۱۱۲۳
أَيَّامَ اللّٰهِ سے مجازاً وقائع وحوادث مراد ہیں	"
وَلَقَدْ آتَيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتٰبَ نقلی دلیل	۱۱۲۴
ثُمَّ جَعَلْنٰكَ عَلٰى شَرِيعَةٍ مرکزی دعویٰ	"
وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ تیسری عقلی دلیل	۱۱۲۵
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ،	
چوتھی عقلی دلیل	۱۱۲۶
پانچویں عقلی دلیل	۱۱۲۸
سورۂ جاثیہ میں آیاتِ توحید	"

سورۃ الاحقاف

مضمون	صفحہ
ربط وخلاصہ	۱۱۲۹
تمہید مع ترغیب، توحید پر عقلی دلیل	۱۱۳۰
وَمَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ يَدْعُوا	۱۱۳۱
دلیل وحی پر سوال کا جواب	۱۱۳۲
قُلْ أَرَأَيْتُمْ اسرائیلی عالم سے دلیل نقلی	"
نقلی دلیل از تورات	۱۱۳۳
بشارتِ اُخرویہ	۱۱۳۴
وَاذْكُرْ أَخَا عَادٍ دلیل نقلی از ہود علیہ السلام	۱۱۳۵
التفات بسوئے اہلِ مکہ	۱۱۳۶
تخویفِ دنیوی	"
وَإِذْ صَرَفْنَا دلیل نقلی از جنات	۱۱۳۷
بعث بعد الموت کا عقلی ثبوت	۱۱۳۸
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تسلیہ	"
سورۂ احقاف میں آیاتِ توحید	"

سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مضمون	صفحہ
ربط وخلاصہ حصہ اول	۱۱۳۹
جہاد کا حکم	"
جنگی قیدیوں سے برتاؤ کا طریقِ کار	۱۱۴۰
تقابل احوال مشرکین وکفار	۱۱۴۱
بشارتِ اُخرویہ	"
بیان حال منافقین وزجر بر ایشاں	۱۱۴۲
تخویفِ دنیوی	۱۱۴۳
مرکزی دعویٰ یعنی مسئلہ توحید کا ذکر	"

سورت کا دوسرا حصہ

مضمون	صفحہ
بیان احوال منافقین	۱۱۴۴
زجر بر منافقین	۱۱۴۵
تخویفِ دنیوی	"
جہاد کی ترغیب اور مسلمانوں کی ہمت افزائی	۱۱۴۶
سورۂ فتح کا شانِ نزول، موضح و فتح	"
زجر بر منافقین	۱۱۴۷
سورۂ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آیاتِ توحید	"

سورۃ الفتح

مضمون	صفحہ
ربط وخلاصہ پہلا	۱۱۴۸
شانِ نزول	"
لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ کا مفہوم	۱۱۴۹
مسلمانوں کے لیے بشارتِ فتح و بشارت جنت	"
نصرتِ پیغمبر علیہ السلام کی ترغیب	۱۱۵۰
جہاد میں ثابت قدم رہنے کی ترغیب	۱۱۵۱
تخویفِ اُخروی	۱۱۵۲
بیعتِ رضوان کا سبب، موضح قرآن	۱۱۵۳

حصہ دوم

مضمون	صفحہ
بیعت رضوان اور بیعت کرنے والوں کا اعزاز	۱۱۵۴
مَغَانِمَ كَثِيرَةً کی تفسیر	۱۱۵۵
وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ کا مفہوم	۱۱۵۶
جوابِ شبہہ و تسلیم توحید و اتباعِ پیغمبر کی ترغیب	۱۱۵۷
اہلِ حدیبیہ رضی اللہ عنہم کے فضائل	"
سورۂ فتح میں آیاتِ توحید	۱۱۵۹

سورۃ الحجرات

مضمون	صفحہ
ربط وخلاصہ	۱۱۶۰
پہلا حصہ	
حکومت کا نظم ونسق چلانے کے لیے قوانین	"
آدابِ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان	۱۱۶۱
دوسرا حصہ	
ایمان لے آنا کسی پر احسان نہیں	۱۱۶۵
بیان مسئلہ توحید	۱۱۶۶
سورۂ حجرات میں آیاتِ توحید	"

سورۂ قٓ

مضمون	صفحہ
ربط وخلاصہ	۱۱۶۷
ترغیب مع زجر	۱۱۶۸
حشر ونشر پر عقلی دلائل	۱۱۶۹
تخویفِ اُخروی و ذکر سکرات الموت	۱۱۷۰
أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ میں تثنیہ کی تحقیق	۱۱۷۱
مسئلہ توحید کا ذکر	"
بشارتِ اُخرویہ	۱۱۷۲
ثبوتِ قیامت پر دوسری عقلی دلیل	۱۱۷۳
تسلیہ برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	"

مضمون	صفحہ
تسلیہ برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۷۴
سورۂ قٓ میں آیتِ توحید	〃
سورۃ الذّٰریٰت	
ربط و خلاصہ	۱۱۷۵
حشر و نشر پر شواہد	۱۱۷۶
ثبوتِ قیامت پر عقلی دلیل	۱۱۷۷
تخویفِ دنیوی کے نمونے	۱۱۷۸
توحید کا ذکر	۱۱۷۹
سورۃ الذاریٰت میں آیتِ توحید	۱۱۸۰
سورۃ الطُّور	
ربط و خلاصہ	۱۱۸۱
حشر و نشر پر عقلی اور نقلی دلائل	۱۱۸۲
بشارتِ اخرویہ	۱۱۸۳
نعیمِ جنت کی تفصیل و ذکرِ توحید	۱۱۸۴
شکوٰی بر مشرکین	۱۱۸۵
تسلیہ برائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم	۱۱۸۷
سورۃ الطور میں آیاتِ توحید	〃
سورۃ النجم	
ربط و خلاصہ، تمہید برائے اثباتِ رسالت	۱۱۸۸
فَاسْتَوٰی وَ هُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰی کی تفسیر	۱۱۸۹
تمہید کے بعد مرکزی دعویٰ کا ذکر	۱۱۹۰
سورت کے دوسرے دعویٰ کا ذکر	۱۱۹۱
دلیل نقلی از ابراہیم و موسیٰ علیہما السلام	۱۱۹۳
سورۃ النجم میں آیاتِ توحید	۱۱۹۵
سورۃ القمر	
ربط و خلاصہ	۱۱۹۶
اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ تخویفِ اُخروی	۱۱۹۷
تخویفِ دنیوی کا پہلا نمونہ	۱۱۹۸
تخویفِ دنیوی کا دوسرا اور تیسرا نمونہ	۱۱۹۹
تخویفِ دنیوی کا چوتھا نمونہ	۱۲۰۰
التفات بسوئے اہلِ مکہ	۱۲۰۱
سورۃ القمر میں آیتِ توحید	۱۲۰۲
سورۃ الرحمٰن	
ربط و خلاصہ، برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ	

مضمون	صفحہ
ہی ہے ۔	۱۲۰۳
توحید پر عقلی دلائل کا سلسلہ	۱۲۰۴
چوتھی اور پانچویں عقلی دلیل ۔	۱۲۰۵
چھٹی تا نویں عقلی دلیل ۔	۱۲۰۶
تخویفِ اُخروی	۱۲۰۷
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ بشارتِ اُخرویہ	۱۲۰۸
نعیمِ جنت کی تفصیل	۱۲۰۹
سورۃ الرحمٰن میں آیاتِ توحید	۱۲۱۰
سورۃ الواقعہ	
ربط و خلاصہ	۱۲۱۱
قیامت کے ہولناک منظر کا بیان	۱۲۱۲
قیامت کے دن لوگ تین حصوں میں بٹ جائینگے	۱۲۱۳
پہلی جماعت اصحاب الیمین کا ذکر	۱۲۱۴
دوسری جماعت اصحاب الشمال کا ذکر	۱۲۱۵
ترحید پر عقلی دلائل	۱۲۱۶
تیسری اور چوتھی عقلی دلیل	۱۲۱۷
تینوں جماعتوں کے احوال کا اعادہ	۱۲۱۸
سورۃ الحدید	
سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ بیان توحید	۱۲۲۰
ترحید کے مراتبِ ثلاثہ کا بیان	۱۲۲۱
اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب	۱۲۲۲
لَا يَسْتَوِيْ مِنْكُمْ یہ آیت تمام صحابہ کو جنتی قرار دیتی ہے	〃
مختلف طریقوں سے انفاق کی ترغیب	۱۲۲۳
مؤمنین کے لیے بشارتِ اخرویہ	〃
منافقین کی مؤمنین سے گفتگو	۱۲۲۴
دنیا کی بے قراری کی	۱۲۲۶
سورۃ الحدید میں آیتِ توحید	۱۲۲۹
سورۃ المجادلہ	
ربط و خلاصہ	۱۲۳۰
کفارۂ ظہار کا بیان	۱۲۳۲
اصلاحِ منافقین کے لیے قوانین	۱۲۳۴
وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ کی تفسیر	۱۲۳۷
سورۃ الحشر	
ربط و خلاصہ	۱۲۳۸
یہود بنی نضیر کی بربادی	۱۲۳۹

مضمون	صفحہ
مالِ فئ کی تقسیم کا دستور	۱۲۴۰
مالِ فئ کے مستحق لوگوں کا ذکر	۱۲۴۱
مالِ فئ میں دشمنانِ صحابہؓ کا حصہ نہیں ہے	۱۲۴۲
توحید کے مراتبِ ثلاثہ کا ذکر	۱۲۴۵
سورۂ حشر میں آیاتِ توحید	۱۲۴۶
سورۃ الممتحنہ	
ربط و خلاصہ	۱۲۴۷
حاطب بن ابی بلتعہؓ کے خط کا تذکرہ	۱۲۴۸
کس قسم کے کافروں سے موالات جائز ہے	۱۲۵۱
عورتوں سے بیعت لینے کا دستور	۱۲۵۲
سورۃ الممتحنہ کی خصوصیات	۱۲۵۳
سورۃ الصّف	
ربط و خلاصہ	۱۲۵۴
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بعثت کا مقصد	۱۲۵۵
سورۃ الجمعۃ	
ربط و خلاصہ، بیانِ توحید، دلیل وحی	۱۲۵۸
یہود کو مباہلہ کی دعوت	۱۲۵۹
سُورۃ المنافقون	
ربط و خلاصہ	۱۲۶۲
عبداللہ بن اُبَیّ کی کذب بیانی	۱۲۶۳
سورۃ التغابن	
ربط و خلاصہ	۱۲۶۶
توحید کا بیان اور جماعتی نظم کے احکام	۱۲۶۸
سورۃ الطلاق	
ربط و خلاصہ، مطلقہ کی عدت کا بیان	۱۲۷۰
حاملہ کی عدت کے احکام	۱۲۷۱
رضاعت اور سکنی کے احکام	۱۲۷۲
توحید پر عقلی دلیل	۱۲۷۳
سورۃ التحریم	
ربط و خلاصہ، شانِ نزول	۱۲۷۴
ازواجِ مطہرات کو تنبیہ	۱۲۷۶
بشارتِ اُخرویہ	۱۲۷۷
مؤمنوں اور کافروں کے لیے ایک تمثیل	۱۲۷۸

مضمون	صفحہ
سورۃ الملک	
ربط و خلاصہ، برکات دہندہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔	۱۲۷۹
دعوائے سورت پر عقلی دلائل	۱۲۸۰
مومنوں کے لیے بشارتِ اُخرویہ	۱۲۸۱
پانچویں عقلی دلیل	۱۲۸۲
چھٹی اور ساتویں عقلی دلیل	۱۲۸۳
آٹھویں عقلی دلیل	۱۲۸۴
سورۃ القلم	
ربط وخلاصہ، تسلیہ	۱۲۸۵
زجر برائے مشرکین	۱۲۸۶
اِنَّا بَلَوْنٰھُمْ تخویفِ دنیوی کا نمونہ	۱۲۸۷
اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ عِنْدَ رَبِّھِمْ بشارت اخرویہ	۱۲۸۹
فَاصْبِرْ تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲۹۰
سورۃ الحاقہ	
ربط وخلاصہ، تخویفِ دنیوی	۱۲۹۲
بشارتِ اُخرویہ	۱۲۹۴
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتَابَہٗ بِشِمَالِہٖ تخویفِ اُخروی	۱۲۹۵
وَلَوْ تَقَوَّلَ صداقتِ پیغمبر علیہ السلام کا بیان	۱۲۹۶
سورۃ الحاقہ کی خصوصیات	〃
سورۃ المعارج	
ربط وخلاصہ، تخویف و بشارت	۱۲۹۷
تسلیہ برائے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم	〃
قیامت کے ہولناک منظر کا بیان	۱۲۹۸
مومنوں کی صفات کا ذکر	۱۲۹۹
زجر مع تخویف	۱۳۰۰
سورۂ نوح علیہ السلام	
ربط وخلاصہ	۱۳۰۱
دلیل نقلی تفصیلی از حضرت نوح علیہ السلام	۱۳۰۲
ترغیب و ترہیب و دلائل عقلیہ	۱۳۰۳
ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کون تھے	۱۳۰۵
سورۂ نوح علیہ السلام میں آیاتِ توحید	۱۳۰۶
سورۃ الجن	
ربط وخلاصہ، دلیل نقلی از جنات	۱۳۰۷
عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْھِرُ عَلٰی غَیْبِہٖٓ اَحَدًا	۱۳۱۱
سورۃ المزمل	
ربط وخلاصہ	۱۳۱۲
قُمِ الَّیْلَ اِلَّا قَلِیْلًا کی تحقیق	۱۳۱۳
وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ ذکر مضمون توحید	۱۳۱۴
تہجد کا حکم	۱۳۱۵
سورۂ مزمل میں آیاتِ توحید	۱۳۱۶
سورۃ المدثر	
ربط وخلاصہ	۱۳۱۷
تطہیر ثیاب سے مراد	〃
تخویفِ اخروی	۱۳۱۸
ذَرْنِیْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِیْدًا عام ہے	〃
سَاُرْھِقُہٗ صَعُوْدًا تخویفِ اُخروی	۱۳۱۹
وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَھُمْ اِلَّا فِتْنَۃً	〃
خزنۃ نار کی تعداد بیان کرنے کی حکمت	۱۳۲۰
کَلَّا برائے ردع یا بمعنی حقًا	〃
وَالْقَمَرِ وَالَّیْلِ وغیرہ اقسام کا انطباق	۱۳۲۱
نَذِیْرًا مصدر بمعنی انذارًا	〃
سورۃ المدثر میں آیتِ توحید	۱۳۲۲
سورۃ القیامۃ	
ربط وخلاصہ	۱۳۲۳
لَآ اُقْسِمُ ثبوتِ قیامت پر شواہد	〃
تخویفِ اُخروی	۱۳۲۴
لَا تُحَرِّکْ بِہٖ لِسَانَکَ کا ماقبل سے ربط	〃
بشارتِ اُخرویہ	۱۳۲۶
اَلَمْ یَکُ نُطْفَۃً ثبوتِ قیامت پر عقلی دلیل	〃
سورۃ الدّھر	
ربط وخلاصہ	۱۳۲۷
ھَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حشر ونشر کی عقلی دلیل	〃
بشارتِ اُخرویہ	۱۳۲۸
تفصیل نعیم جنت	۱۳۲۹
اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا سورت کا حصہ	۱۳۳۰
وَاذْکُرِ اسْمَ رَبِّکَ بیانِ توحید	۱۳۳۱
سورۃ الدہر میں آیتِ توحید	〃
سورۃ المرسلات	
ربط وخلاصہ	۱۳۳۲
والمرسلات کا مفہوم	〃
حشر ونشر پر عقلی دلیل	۱۳۳۳
دوسری عقلی دلیل	۱۳۳۴
بشارتِ اُخرویہ	۱۳۳۵
سورۃ النبأ	
ربط وخلاصہ	۱۳۳۶
تخویفِ اُخروی	۱۳۳۷
احقاب کا مفہوم	۱۳۳۸
وَقَالَ صَوَابًا کی تفسیر	۱۳۳۹
سورۃ النّازعات	
ربط وخلاصہ، شواہد بر ثبوتِ قیامت	۱۳۴۰
السَّاھِرَۃ کی تفسیر	۱۳۴۱
ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا حشر ونشر پر عقلی دلیل	۱۳۴۲
اَلطَّآمَّۃُ الْکُبْرٰی کا مفہوم	۱۳۴۳
سورۃ عبس	
ربط وخلاصہ	۱۳۴۴
شانِ نزول	〃
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَہٗ زجر	۱۳۴۵
مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ استفہام تقریری	〃
ثبوتِ قیامت پر عقلی دلیل	۱۳۴۶
تخویفِ اُخروی	〃
سورۃ التکویر	
ربط وخلاصہ	۱۳۴۷
وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ کا مفہوم	۱۳۴۸
تخویفِ اُخروی	۱۳۴۹
اِنَّہٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ اشارہ بدلیل وحی	〃
وَمَا ھُوَ عَلَی الْغَیْبِ بِضَنِیْنٍ	۱۳۵۰

مضمون	صفحہ
سورۃ الانفطار	
ربط وخلاصہ	۱۳۵۱
سورۃ الانفطار میں آیت توحید	۱۳۵۲
سورۃ المطففین	
ربط وخلاصہ	۱۳۵۳
تخویف وزجر	۱۳۵۴
علیین کی تفسیر	۱۳۵۵
سورۃ الانشقاق	
ربط وخلاصہ	۱۳۵۶
تخویف اُخروی	″
احوالِ قیامت پر شواہد	۱۳۵۷
سورۃ البروج	
ربط وخلاصہ	۱۳۵۸
تخویف وبشارت	۱۳۶۰
سورۃ البروج میں آیتِ توحید	۱۳۶۱
سورۃ الطارق	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۶۲
سورۃ الاعلیٰ	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۶۴
شانِ نزول - موضحِ قرآن	۱۳۶۵
سورۃ الاعلیٰ میں آیاتِ توحید	۱۳۶۶
سورۃ الغاشیہ	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۶۷
شواہد امورِ مذکورہ	۱۳۶۸
سورۃ الفجر	
ربط وخلاصہ	۱۳۷۰
اس سورت کا مختصر خلاصہ	۱۳۷۳
سورۃ البلد	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۷۴
سورۃ الشمس	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۷۶
سورہ واللیل کا شانِ نزول - موضحِ قرآن	۱۳۷۷
سورۃ اللیل	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۷۸
سورۃ الضحیٰ	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۸۰
سورۃ الم نشرح	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۸۱
سورۃ التین	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۸۳
سورۃ العلق	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۸۵
سورۃ القدر	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۸۷
لیلۃ القدر میں نزولِ قرآن کا مفہوم	″
سورۃ البینۃ	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۸۸
سورۃ الزلزال	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۸۹
سورۃ العادیات	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۹۰
سورۃ القارعہ	
ربط وخلاصہ	۱۳۹۱
شانِ نزول سورۃ التکاثر، موضحِ قرآن	″
سورۃ التکاثر	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۹۲
سورۃ العصر	
ربط وخلاصہ	۱۳۹۳
شانِ نزول، موضحِ قرآن	″
سورۃ الہمزہ والفیل	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۳۹۴
سورۃ قریش	
ربط وخلاصہ	۱۳۹۶
سورۃ الماعون والکوثر	
ربط وخلاصہ	۱۳۹۷
سورۃ الکافرون	
ربط وخلاصہ	۱۳۹۸
سورۃ النصر واللہب	
ربط وخلاصہ	۱۳۹۹
سورۃ الاخلاص	
ربط وخلاصہ	۱۴۰۰
سورۃ الفلق والناس	
ربط وخلاصہ وتفسیر	۱۴۰۱
فہرست مضامین	۱۴۰۳
تصدیق صحتِ قرآن مجید	۱۴۰۸

تعارف

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ کا علم و تقویٰ، کتاب و سُنّت سے عشق، اشاعت توحید میں انہماک اور راہِ حق میں مقاسات شدائد اور آپ کے دیگر محاسنِ اخلاق عُلماء اور عوام سے پوشیدہ نہیں۔ یہ آپ کے انتہائی اخلاص اور للّٰہیت کی برکت تھی کہ آپ نے اللہ کی توفیق سے جنگل میں ڈیرہ لگا کر ساٹھ برس تک توحید و سُنّت اور علوم دین کی محض لوجہ اللہ اشاعت کی اور عمر بھر کسی سے ایک پائی کا سوال نہ کیا۔ اپنے ہاتھ کی محنت (کھیتی باڑی) سے کماتے، خود کھاتے، اہل و عیال کی کفالت کرتے اور طلبہ کو کھلاتے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مردِ قلندر اور درویشِ بادیہ نشین سے دین کا وہ کام لیا جو کسی خانقاہ کے سربراہ اور کسی دار العلوم کے مسند نشین سے بھی نہ ہو سکا۔ الا ماشاء اللہ۔

جس زمانے میں آپ نے میانوالی کے ریگستان میں تدریس و تبلیغ کا آغاز کیا اس وقت مسئلہ توحید کو کھول کر بیان کرنا آگ سے کھیلنے کے مرادف تھا چنانچہ مسئلہ توحید کی واضح تبلیغ و اشاعت کی پاداش میں آپ کو جاں گداز مصائب اور ہمت شکن شدائد کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنے آبائی گاؤں سے ہجرت کرنے پر مجبور کئے گئے اور اپنی آبائی زمین کے کچھ حصّے سے بھی محروم ہونا پڑا مگر اس کے باوجود اس کوہِ استقامت کے پائے ثبات کو ذرا جنبش نہ ہوئی اور اپنے آبائی گاؤں واں بھچراں سے چار میل دُور اپنی زمینوں میں فروکش ہوئے اور وہیں چشمۂ فیض جاری کر دیا۔

مسئلہ توحید کے بیان میں آپ کسی ایچ پیچ یا مداہنت کے ہرگز روادار نہ تھے اور شرک و بدعت کے خلاف سیفِ عریاں تھے۔ اس دور میں پنجاب کے پیروں، سجادہ نشینوں اور پیٹ کے پوجاری واعظوں نے عوام کو توحید و سُنّت سے کوسوں دُور کر دیا تھا۔ شرک و بدعت کو دین کا درجہ دے رکھا تھا۔ اس ماحول میں مسئلہ توحید کو واضح اور شرک و بدعت کو عُریاں کئے بغیر عوام کی آنکھیں کھولنا ناممکن تھا۔ اسوقت صحیح العقیدہ علماء کی کوئی کمی نہ تھی مگر شرک و بدعت کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت کسی میں نہ تھی۔ یہ سعادت حضرت شیخ قدس اللہ سرہٗ و نور مرقدہٗ کے لئے مقدر تھی۔

ایں سعادت بزورِ بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ مسئلہ توحید کے ہر پہلو کو کتاب و سنّت کے نصوص سے خوب واضح کر کے بیان فرماتے اور اعمال شرک و بدعت کی واضح نشاندہی کرتے تاکہ توحید و شرک اور سُنّت و بدعت کے سمجھنے اور پہچاننے میں کسی کو کوئی اشتباہ نہ رہے۔ مشرکانہ عقائد رکھنے والوں کو آپ صاف صاف مشرک کہتے تھے۔ حضرت شیخ (برد اللہ ضریحہ) کے اس رویّے کو کوتاہ بینوں نے شدّت و حدّت کا نام دے کر مُفت کی رسوائی مول لی ہے ان لوگوں کا اپنا حال یہ ہے کہ اشاعت توحید و سُنّت اور شرک و بدعت میں ان کا انداز تبلیغ ہے۔ "لوگو! توحید و سُنّت پر قائم رہو اور شرک و بدعت سے بچو" اب بتائیے ایسے مجمل جملوں سے کیا ہو گا جب تک توحید و سنّت کی پوری توضیح و تشریح نہ کی جائے اور اعمال شرک و بدعت کی تعیین و تشخیص نہ کی جائے۔ اس وقت تک نہ تو حق تبلیغ ادا ہو سکتا ہے اور نہ عوام شرک و بدعت سے بچ سکتے ہیں۔ حضرت شیخ (روح اللہ روحہ) کے انداز تبلیغ کو ہدفِ طعن و طنز بنانے والے بیچارے خود اس مسئلہ کی اہمیّت سے واقف نہیں اور ان میں سے بہت سے حضرات نے اس مسئلہ کو کما حقہٗ سمجھا ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ حضرات منبروں پر جلوہ افروز ہو کر ارشاد فرمایا کرتے ہیں۔

یہ مسائل (مسئلہ علم غیب وغیرہ) فروعی ہیں، ان میں عوام کو نہ الجھاؤ۔" وغیرہ وغیرہ
جھوٹ سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں، خدا جھوٹ نہ بلوائے۔ راقم الحروف نے راولپنڈی کے ایک جلسۂ عام میں اپنے کانوں سے ایک" مولٰینا" کو سرِمنبر ارشاد فرماتے سُنا "توحید کے قائل تو مشرکین مکّہ بھی تھے انہیں حضور علیہ السلام سے جو اختلاف تھا وہ صرف رسالت میں تھا۔" اناللہ وانا الیہ راجعون۔
جو "علماء" منبروں پر ایسی جراءت و بیباکی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ان بیچاروں نے قرآن کبھی پڑھا ہی نہیں اور اگر کبھی پڑھا ہے تو اسے سمجھا ہی نہیں۔ بیچارے ان "علماء" کا تفسیرِ قرآن کے بارے میں مبلغ علم صرف تفسیر جلالین ہے یا زیادہ سے زیادہ تفسیر بیضاوی کا تھوڑا سا حصہ (صرف سورۂ بقرہ) کتنے مدارس دینیہ ہیں جن میں باقاعدہ قرآن کا ترجمہ اور تفسیر سبقاً سبقاً پڑھائی جاتی ہے؟ اب یہ بیچارے قرآنِ مجید کو کیا سمجھیں گے اور مسئلہ توحید کو کیا سمجھیں گے جن کی توضیح کے لئے قرآن نازل ہوا۔
حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ کا تو اوڑھنا بچھونا ہی قرآن تھا۔ حضرت مولٰینا رشید احمد گنگوہی اور حضرت مولٰینا محمّد مظہر نانوتوی رحمہما اللہ تعالیٰ ایسے باخدا اور عمیق النظر علماء سے آپ نے قرآن سبقاً سبقاً پڑھا اور بلا مبالغہ سینکڑوں دفعہ جیّد علماء کو پڑھایا۔ آپ قرآنِ مجید کے اسرار و معانی اور معارف و مبانی سے بخوبی آگاہ تھے۔ مسئلہ توحید اور اتباعِ سنّت کو قرآن نے جو اہمیّت دی ہے اسے آپ اچھی طرح جانتے تھے اور قرآنِ مجید نے تبلیغ و ارشاد کے جو طریقے تعلیم دیئے ہیں ان کو بھی آپ سمجھے ہوئے تھے۔ قرآن فہمی ہی نے ان کے اندر تبلیغ توحید کا یہ شغف پیدا کیا تھا۔ حضرت مولٰینا احمد علی لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک دفعہ فرمایا تھا۔ [ل]

"حضرت مولٰینا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ بہت بلند پایہ انسان تھے وہ فنافی التوحید تھے اور قرآنِ مجید کی حرکات وسکنات سے بھی اللہ تعالیٰ کی توحید ثابت کرتے تھے۔"

حضرت لاہوری رحمہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ قدس سرّہ کے علم وفضل اور فہم قرآن سے نہ صرف بخوبی آگاہ تھے بلکہ برملا اس کا اعتراف فرمایا کرتے تھے۔ حضرت مولٰینا عبید اللہ انور جانشین حضرت شیخ التفسیر ایک دفعہ مری جاتے ہوئے دارالعلوم راولپنڈی میں تھوڑی دیر کے لئے فروکش ہوئے۔ آپ نے فرمایا حضرت والد صاحب نے ایک دفعہ فرمایا تھا:۔

"انجمن خدام الدین کے جلسوں میں میں دیگر علماء کرام کو اس لئے بلاتا ہوں تاکہ عوام ان سے مستفید ہوں لیکن حضرت مولٰینا سیّد محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ اور مولانا حسین علیؒ کو اس لئے بلاتا ہوں تاکہ علماءِ کرام ان سے استفادہ کریں۔"

حضرت مولٰینا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ خداداد فہم وفراست سے قرآنِ مجید کو جس طرح سمجھتے تھے بلاخوف ملامت اسے اسی طرح بیان کرتے تھے اور ان طاعنین نے اوّل تو کچھ سمجھا ہی نہیں اور اگر کچھ سمجھا ہے تو مصلحت بینی اور موقع شناسی کے چکر میں بیان کرنے کی ہمّت و جراءت نہیں اور طعن اس پر ہے جس نے قرآن پڑھا اور بار بار پڑھا اس کو سمجھا اس کے اسرار و رموز کو پایا اور محض لوجہ اللہ ہزاروں کو پڑھایا اور لاکھوں کو سمجھایا۔ اَفَتُمٰرُوْنَهٗ عَلٰی مَا یَرٰی
قرآنِ مجید نے مسئلہ توحید کو ہر پہلو سے واضح اور روشن کرکے بیان کیا ہے اور حاملین قرآن سے بھی قرآن کا یہی مطالبہ ہے کہ وہ مسئلہ توحید کو اسی انداز میں بیان کریں اور اس کے بیان میں اجمال وابہام سے کام نہ لیں چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَاَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِيْنَ — پس آشکار کر جس کا تجھے حکم دیا جاتا ہے اور منہ پھیر مشرکوں سے (پ۱۴ سورہ حجر ع۶)

دُوسری جگہ ارشاد ہے:۔

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ (پ۲۹ سورہ نون ع۱) — وہ چاہتے ہیں کاش تو نرمی کرے تو وہ بھی نرمی کریں۔

[ل] بروایت مولانا محمد امیر ساکن میانوالی۔

ایک اور جگہ ارشاد ہے :-

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اتَّقِ اللّٰهَ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِیْنَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ (پ۲۱ احزاب ع۱) — اے نبی! ڈرا کر اللہ سے اور مت کہا مان کافروں کا اور منافقوں کا۔

اس طرح کی اور بہت سی قرآنی تصریحات کا منشا یہی ہے کہ مسئلہ توحید کے بیان میں کسی اجمال و ابہام لچک اور نرمی کو روا نہ رکھا جائے۔ جو شخص ان نصوصِ قرآنیہ کے پیشِ نظر مسئلہ توحید کے بیان کرنے میں کسی مبہم اور نرم پالیسی کا روا دار نہ ہو۔ اس پر شدت کا الزام دھرنا انصاف سے بعید ہے۔ باقی رہا مشرکانہ عقائد کے حاملین کو کافر و مشرک کہنا تو اس میں بھی وہ متفرد نہ تھے بلکہ تمام علماءِ حق کا یہی مسلک ہے۔ بطورِ نمونہ قریب العہد علماء کے چند حوالے ملاحظہ ہوں۔

حضرت شاہ عبدالقادر محدّث دہلویؒ فوائد موضح قرآن میں آیت وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ (پ۲ بقرہ ع۲) پر تحریر فرماتے ہیں:-

"پہلے مسلمان اور کافر میں ناتا جاری تھا اس آیت سے حرام ٹھہرا۔ اگر مرد نے یا عورت نے شرک کیا اس کا نکاح ٹوٹ گیا۔ شرک یہ کہ اللہ کی صفت کسی اور میں جانے مثلاً کسی اور کو سمجھے کہ اس کو ہر بات معلوم ہے یا وہ جو چاہے کر سکتا ہے یا ہمارا بھلا یا بُرا کرنا اس کے اختیار میں ہے اور یہ کہ اللہ کی تعظیم کسی اور پر خرچ کرے مثلاً کسی چیز کو سجدہ کرے اور اس سے حاجت طلب کرے اس کو مختار جان کر۔

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ قدس سرہ اپنے رسالہ ہفت مسئلہ میں فرماتے ہیں :-

"نداءِ غیر اگر حاضر و علم غیب جان کر کرے گا تو شرک ہوگا۔"

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا فتویٰ ہے :-

"حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علم غیب نہ تھا نہ کبھی اس کا دعویٰ کیا اور کلام اللہ شریف اور بہت سی احادیث موجود ہیں کہ آپ عالم الغیب نہ تھے اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علمِ غیب تھا صریح شرک ہے (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۰)

فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۷ پر ہے۔

"پس اثبات علم غیب غیر حق تعالیٰ کو شرک صریح ہے۔"

اس فتوے پر حضرت گنگوہیؒ کے علاوہ حضرت مولینا محمد یعقوب نانوتویؒ اور حضرت مولینا مفتی عزیز الرحمٰنؒ مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند اور دیگر کئی علماءِ کرام کے تصدیقی دستخط ثبت ہیں۔

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم کے ص۳۶ پر ہے۔

"جو شخص رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عالم الغیب ہونے کا معتقد ہے سادات حنفیہ کے نزدیک قطعاً مشرک و کافر ہے۔"

اس فتوے پر حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن حضرت گنگوہیؒ حضرت شیخ الہندؒ اور مولانا خلیل احمد سہارنپوری کے علاوہ متعدد علماء کی تصدیقات ثبت ہیں۔

اور حضرت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ فرماتے ہیں :-

"بزرگوں کی نذر و نیاز کا جانور اگر اس واسطے ذبح کیا جاوے کہ وہ بزرگ ہم سے خوش ہوں اور ہمارا کام کر دیں اور ان کو متصرف فی التکوین سمجھے اور ان سے تقرب کے لئے ذبح کرے اور ذبح سے وہی مقصود ہوں چنانچہ اس زمانہ میں اکثر جہّال کا یہی عقیدہ ہوتا ہے تو یہ عقیدہ رکھنے والا مشرک اور وہ ذبیحہ بالکل حرام ہے اگرچہ بوقت ذبح اللہ کا نام لیا جاوے" وَمَاۤ اُهِلَّ بِهٖ لِغَیْرِ اللّٰهِ (فتاویٰ امدادیہ جلد ۴ ص۸۵)

حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مفتی اعظم دار العلوم دیوبند کا فتویٰ :-

"حدیث شریف میں ہے و اذا استعنت فاستعن باللہ اور سورۂ فاتحہ میں خود ارشاد ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن اور فرمایا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ پس اولیاء سے مرادیں مانگنا اور ان کو متصرف جاننا سب دام شیطان ہے اور بدعت ہے اور شرک ہے۔" (فتاویٰ دار العلوم ج ۱ صـ۶۹)

ہمارے شیوخ و علماء رحمہم اللہ تعالیٰ کے اس قسم کے بہت سے فتاویٰ موجود ہیں جن کا یہاں استقصاء مقصود نہیں ان چند حوالوں سے صرف یہ بتانا مطلوب ہے کہ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ اس مسلک میں متفرد نہیں بلکہ اپنے شیوخ اور علماء حق کے مسلک ہی پر گامزن ہیں جو لوگ اسکو حضرت شیخ رح کا تفرد اور تشدد قرار دیتے ہیں وہ اول تو اس بنیادی مسئلے کی اہمیت و حقیقت ہی سے ناواقف ہیں، دوم وہ غلط پروپیگنڈے کا شکار ہیں اور اپنے بزرگوں کی کتابیں دیکھنے کی انہوں نے زحمت ہی نہیں اٹھائی۔

حضرت شیخ قدس سرہ کے فہم فی القرآن، تفسیری فوائد و نکات اور مسئلہ توحید میں استغراق کو علماء حق نے بنظر استحسان دیکھا ہے جیسا کہ حضرت لاہوری رح کے ارشادات گذر چکے ہیں

حضرت علامہ سید سلیمان ندوی رح نے مقدمہ جواہر القرآن مرتبہ حضرت مولانا غلام اللہ خان کا مطالعہ کرنے کے بعد مولانا کو حسب ذیل گرامی نامہ تحریر فرمایا۔

دورانیہ میں آپکی کتاب جواہر القرآن[۱] پڑھی دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ آپ کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک پر فکر و فہم کی بڑی دولت پائی تھی اور آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ اُن سے متمتّع ہوئے اختلاف و اتفاق تو الگ چیز ہے مگر قرآن پاک کے مضامین کو جس طرح انہوں نے سمجھا ہے وہ ہندوستان میں عزیز الوجود ہے مسئلہ توحید میں ان کا انہماک و استغراق صوفیانہ اصطلاح میں ان کی کیفیت ایمانی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی رُوح پر ہزار ہا رحمتیں نازل فرمائے۔" (مقدمہ تفسیر جواہر القرآن صفحہ ب)

حضرت مولانا علامہ محمد یوسف بنوری شارح سنن ترمذی اور شیخ الحدیث مدرسہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی حضرت محدث کشمیری قدس سرہ کی کتاب مشکلات القرآن کے مقدمہ میں رقمطراز ہیں۔

دفی اثناء ذالک تتابعت تراجم القراٰن وفوائد التفسیریۃ بعضہا صحیحۃ من اہل الحق کتقریرات ترجمۃ القراٰن افادہا العالم العارف مولانا الشیخ حسین علی الفنجابی طال بقائہ من تلامذۃ قطب العصر مولانا المحدث ابی مسعود رشید احمد گنگوہی الدیوبندی المتوفی ۱۳۲۳ھ (تتمۃ البیان لمشکلات القراٰن صـ۳۹)

۱۹۴۵ء میں سہارنپور میں منعقد ہونیوالی جمعیۃ علماء ہند کانفرنس سینکڑوں اکابر علماء کی موجودگی میں حضرت مولٰینا حسین احمد مدنی رح کی طرف سے حضرت مولٰینا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رح نے حضرت شیخ قدس سرہ کی وفات پر حسب ذیل قرارداد پیش کی۔

"جمعیۃ علماء ہند کا یہ اجلاس حضرت مولانا حسین علی صاحب میانوالی جو توحید کے بیان میں سیف عریاں اور تمام مشرکانہ رسوم اور بدعات کے خلاف جبل الاستقامۃ اور اعلاء کلمۃ الحق میں لایخافون فی اللہ لومۃ لائم کی شان کے حامل تھے ... کے سانحۂ ارتحال کو ملت کا نقصان عظیم خیال کرتے ہوئے دلی حزن و ملال کا اظہار کرتا ہے" (مختصر رپورٹ اجلاس مذکور صـ۱۳ مطبوعہ دہلی)

مولانا منظور نعمانی فرماتے ہیں :-

"اور ۱۳۵۵ھ میں قضاء و قدر نے ایک عجیب اتفاق سے مجھے دو تین دن کے لئے خدمت بابرکت میں پہنچا دیا اخلاص توحید اور اس کی دعوت و تبلیغ کے ساتھ اتنا شغف، شرک و شوائب شرک سے اتنی بیزاری بلکہ ایسی عداوت، اور اتباع سنّت کے ساتھ اس قدر اہتمام مجھے کہیں اور دیکھنا یاد نہیں۔ اس کے علاوہ بھی جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا اب اس کو یاد کر کے صرف حسرت ہی ہوتی ہے مجھے خود تو ان چیزوں کی معرفت سے بہرہ نہیں لیکن بعض واقفین سے سنا تھا کہ اس زمانہ میں اس ملک میں مجددی طریق سلوک کے وہ سب سے بڑے صاحب ارشاد شیخ اور ان دیار میں مجددی نسبت کے واحد حامل و امین تھے۔" (ماہنامہ الفرقان بریلی جلد ۸ شمارہ ۱۰ بابت ماہ شوال المکرم ۱۳۶۰ھ)

[۱] مراد مقدمہ تفسیر جواہر القرآن سے ہے ۔ سجاد بخاری

مولانا محمد زکریا محدث سہارنپوری لامع الدراری کے مقدمہ میں بحوالہ نبراس الساری مؤلفہ مولانا عبدالعزیز گوجرانوالوی رقمطراز ہیں :۔

عثر علیہ ای علی کتابہ النبراس من اقامہ اللہ مقام الارشاد و ھدے الامۃ بہ سبیل الرشاد اعنی شیخ الطریقۃ العلیۃ ذوالمقامات الرفیعۃ صاحب النکت البدیعۃ فی علوم القرآن والسنۃ السنیۃ عدتی ا خرتی وسیلۃ مغفرتی شیخی ومطاعی مولانا المولوی حسین علی الخ (صفحہ ۱۵)

اس کے بعد خود مولانا محمد زکریا فرماتے ہیں :۔

قلت وکان الشیخ من اشد الناس فی رد البدعات حتی یکفر غلاۃ اھل البدعۃ الخ" (ایضاً)

ہمارے شیخ حضرت مولٰینا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ ایک بلند پایہ مفسر قرآن صاحب بصیرت محدث، عمیق النظر فقیہہ، شیدائے کتاب و سنت، فنا فی التوحید اور شرک و بدعت کے لئے سیف عریاں ہونے کے علاوہ عارف کامل اور تمام سلاسل تصوف میں صاحب ارشاد بھی تھے قدوۃ المحدثین حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رح سے جب آپ کے شاگرد اور داماد مولانا سید احمد رضا بجنوری نے کسی بزرگ سے بیعت ہونے کا مشورہ لیا تو حضرت شاہ صاحب نے حضرت مولانا حسین علی رح کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہونے کا مشورہ دیا جیسا کہ بجنوری صاحب نے مقدمہ انوار الباری جلد دوم میں اس کا ذکر کیا ہے حضرت مولانا احمد علی لاہوری رح فرمایا کرتے تھے۔

"اس وقت پنجاب میں صرف ایک ہی ولی کامل ہے اور وہ مولانا حسین علی ہیں لیکن افسوس لوگوں نے انکو "وہابی" مشہور کر دیا اور ان کے فیض سے محروم ہو گئے"

ان اقتباسات سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالیٰ کا علمی اور عملی پایہ علماء حق کے نزدیک مسلم تھا۔

آئندہ صفحات میں تفسیر "جواہر القرآن" کے نام سے قرآنی معارف اور تفسیری فوائد کا جو بیش بہا خزینہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش کیا جا رہا ہے وہ قدوۃ السالکین، رئیس المفسرین حضرت الشیخ مولانا حسین علی قدس سرہٗ المتوفی ۱۳۶۳ھ کے تفسیری نکات پر مشتمل ہے جن کی ترتیب و تدوین کا کام حضرت کے تلمیذ خاص شیخ القرآن حضرت مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے احقر الانام کے ذمہ لگایا اور قدم قدم پر راہنمائی فرماتے رہے اور حضرت شیخ قدس سرہٗ کے تفسیری فوائد اور قرآنی معارف سے خاص طور پر احقر کو آگاہ فرماتے رہے۔ حضرت شیخ القرآن سالہا سال تک حضرت اقدس رح کی خدمت میں رہے اور ان کے طرز خاص کے مطابق ان سے قرآنی علوم و معارف کی تحصیل فرمائی اور کم و بیش ۴۰ سال سے اپنے شیخ رح کے طرز پر قرآن حکیم کا درس دے رہے ہیں اس وقت تک پاک و ہند کے علاوہ برما، ملایا، انڈونیشیا، افریقہ، افغانستان، ایران وغیرہ ملکوں کے ہزاروں علماء ان کے درس سے مستفیض ہو چکے ہیں اور اپنی اپنی جگہ اسی طرز پر قرآن کی تدریس میں مصروف ہیں

حضرت مولانا حسین علی رحمہ اللہ تعالےٰ علم قرآن میں صرف تین واسطوں ——— حضرت مولانا محمد مظہر نانوتوی رح متوفی ۱۳۰۲ھ حضرت مولانا شاہ محمد اسحٰق محدث دہلوی رحمہ اللہ متوفی ۱۲۶۲ھ اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمہ اللہ متوفی ۱۲۳۹ھ ——— سے حضرت امام ولی اللہ دہلوی رحمہ اللہ متوفی ۱۱۷۶ھ کے شاگرد ہیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح اپنے زمانے میں منفرد طرز تحقیق کے مالک اور علوم اسلامیہ میں امامت اور اجتہاد کا درجہ رکھتے تھے حضرت شاہ صاحب رح کے قرآنی علوم و معارف حضرت مولانا حسین علی صاحب رح کو اپنے شیوخ کی وساطت سے وراثت میں ملے اس کے ساتھ انہوں نے اپنے فطری فہم و فراست اور خداداد بصیرت سے کام لیا۔ اکل حلال اور صدق مقال کو اپنا شعار بنایا۔ سر و علانیہ اور ظاہر و باطن میں اتباع شریعت اور تقویٰ کو اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ نے ان پر قرآنی اسرار و رموز کی مزید راہیں کھول دیں اور قرآن فہمی میں ان کو ایسی بصیرت اور ایسا ملکہ عطا فرمایا جو ان کے کسی معاصر کو حاصل نہیں تھا۔ بلاشبہ حضرت مولانا حسین علی رح اپنے زمانے میں قرآنی علوم کے امام تھے اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کی معنوی تحریف کے اس دور میں ان کو محض قرآن کی خدمت اور حمایت کے لئے پیدا فرمایا۔ حضرت مولانا کے انداز تفسیر کو کما حقہٗ سمجھنے کے لئے ان کی تفسیر کے مسلسل اور گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے نمونہ اور رہنمائی کے طور پر چند باتیں ذکر کی جاتی ہیں جن کا وہ تفسیر میں خاص خیال فرماتے تھے۔

۱۔ ہر سورت کا ایک دعوےٰ یعنی اس کا محور اور مرکزی موضوع ہوتا ہے جو اس میں ایک بار یا کئی بار پوری صراحت سے مذکور ہوتا ہے اور سورت کی باقی تمام آیتیں بلا واسطہ یا بالواسطہ اسی کے گرد گھومتی اور کسی نہ کسی طرز سے اس کے ساتھ متعلق ہوتی ہیں مثلاً بعض آیتوں میں مرکزی دعوےٰ کے دلائل —— دلائل عقلیہ یا دلائل نقلیہ —— مذکور ہوں گے۔ بعض آیتوں میں مرکزی موضوع پر تنویر ہوگی۔ کہیں اصل دعوےٰ کے مختلف پہلوؤں کو واضح کرنے کے لئے اس کا اعادہ ہوگا سورۂ بقرہ میں دعوےٰ توحید کا تین بار اعادہ کیا گیا ہے پہلی جگہ شرک فی الدعا۔ دوسری جگہ شرک فعلی اور تیسری جگہ شفاعت قہریہ کی نفی مقصود ہے —— بعض آیتوں میں اصل دعوےٰ کو ماننے والوں کے لئے دنیوی اور اُخروی بشارت اور نہ ماننے والوں کیلئے دنیوی اور اُخروی تخویف کا ذکر ہوگا وغیر ذالک

۲۔ سورتوں کی ترتیب اتفاقی یا اجتہادی نہیں بلکہ توقیفی ہے اور ہر سورت اپنے ماقبل اور مابعد کے ساتھ باقاعدہ مرتبط ہے اسی طرح ہر سورت کی آیتیں بھی سلسلہ نظم و ربط میں منسلک ہیں۔

۳۔ آیت کا وہی مفہوم راجح ہوگا جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام اور تابعین رضی اللہ عنہم سے صحیح سند کے ساتھ منقول ہو اور آیت کے ماقبل اور مابعد سے مناسبت رکھتا ہو وہ نہ اسلام کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہو، نہ قواعد عربیت کے۔

۴۔ حتی المقدور آیت کا ایسا مطلب بیان کیا جائے جس میں حذف و تقدیر کی ضرورت ہی پیش نہ آئے یا کم از کم اس کا ارتکاب کرنا پڑے، مثلاً لفظ "اِذْ" کا متعلق عام طور پر ہر جگہ "اذکر" مقدر مانا جاتا ہے مگر حضرت شیخ قدس سرہ اِذْ کے بعد کسی مناسب فعل مذکور کو اس کا عامل قرار دیتے ہیں کیونکہ ظروف کا اپنے عوامل پر تقدم جائز ہے۔

۵۔ حتی الوسع آیت کا ایسا مفہوم بیان کیا جائے جس پر سرے سے کوئی خارجی اعتراض اور شبہ وارد ہی نہ ہو اور تکلف جواب کی ضرورت ہی پیش نہ آئے، مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ میں الف لام کو عام طور پر استغراق کے معنوں میں لیا جاتا ہے پھر اس پر سوال وجواب کا طویل سلسلہ شروع ہو جاتا ہے جو علماء اور طلباء میں معروف ہے مثلاً ایک یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ جب تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص ہیں تو پھر غیر خدا کی کیوں تعریف کی جاتی ہے حالانکہ غیر خدا کی تعریفیں خود قرآن میں مذکور ہیں پھر اس سوال کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ غیر خدا کی تعریف بھی دراصل خداوند تعالیٰ ہی کی تعریف ہے کیونکہ مخلوق کی تمام خوبیوں کا سرچشمہ اور عطا کنندہ اللہ تعالیٰ ہے۔ اسلئے کسی خوبی کیوجہ سے مخلوق کی جو تعریف ہوگی وہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی تعریف ہوگی

لیکن حضرت شیخ رح الف لام کو اس کے حقیقی مفہوم یعنی عہد پر محمول فرماتے ہیں اور حمد سے اللہ تعالیٰ کی صفات الوہیت مراد لیتے ہیں۔ اب الحمد للہ کا مطلب یہ ہوگا "صفات الوہیت یعنی وہ خوبیاں اور صفتیں جو کسی ذات کے الٰہ حق اور معبود برحق ہونے کے لئے ضروری ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہیں اور اس کے سوا کسی دوسری ہستی میں نہیں پائی جاتیں۔" اس مفہوم پر سوال مذکور اور اسی نوع کے دوسرے سوالات وارد نہیں ہوتے۔

اسی طرح اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (ہم صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں) میں استعانت کو عموم پر محمول کرنے سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم دن رات مشاہدہ کر رہے ہیں کہ ہر آدمی اپنے چھوٹے بڑے کاموں میں دوسروں سے استعانت کرتا اور مدد مانگتا ہے اور یہ باہمی استعانت نہ صرف جائز بلکہ ناگزیر ہے اور خود اللہ تعالیٰ نے اس کا حکم دیا ہے۔ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی (پ ۶: مائدہ ع ۱) "اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔" لہٰذا استعانت اپنے عموم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص نہ رہی۔ اس سوال کا جو جواب دیا جاتا ہے وہ معروف ہے اس لئے حضرت شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ استعانت کو یہاں عموم پر محمول نہیں فرماتے بلکہ استعانت سے صرف انہی امور میں استعانت مراد لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ مختص اور اسباب عادیہ سے ماوراء ہیں۔ مثلاً اولاد عطا کرنا، روزی دینا، بارش برسانا، بیماری سے شفا دینا، مشکلیں آسان کرنا، مصیبتیں دور کرنا وغیرہ۔ قرآن مجید میں جہاں کہیں غیر اللہ سے استعانت کی نفی کی گئی ہے وہ انہی مافوق الاسباب امور سے مختص ہے جو انسانی قدرت اور طاقت سے باہر ہیں۔ جو امور اسباب عادیہ کے تحت ہیں ان میں باہمی استعانت و تعاون ممنوع

ہے نہ آیا کہ ق نستعین سے اس کی نفی مقصود ہے۔

۶۔ بعض مفسرین نے نسخ کا وسیع مفہوم سامنے رکھ کر کئی سو آیتوں کو منسوخ قرار دیدیا لیکن نسخ کے خاص مفہوم ــ "آیت کی تلاوت باقی رہے اور اس کا حکم اُٹھ جائے"۔ ــــــ کے پیش نظر علامہ سیوطی متوفی ۹۱۱ھ نے صرف بیس آیتوں کو منسوخ مانا ہے حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے بیس میں سے صرف پانچ کو منسوخ قرار دیا ہے اور پندرہ کی ایسی توجیہیں فرما دی ہیں کہ وہ منسوخ نہیں رہتیں لیکن حضرت الشیخ مولانا حسین علی رحمہ اللہ کے نزدیک یہ پانچ آیتیں بھی محکم ہیں منسوخ نہیں ہیں اور آپ نے ان آیتوں کی اپنے اپنے موقع پر نہایت عمدہ توجیہہ فرما دی ہے۔

تفسیر جواہر القرآن کی ترتیب میں مذکورہ بالا امور کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور حتی الوسع حضرت شیخ رحمہ اللہ کے افادات کو کماحقہ بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے مزید برآں بطور تائید عربی تفسیروں کے اصل حوالے بھی ساتھ شامل کر دیئے گئے ہیں حضرت شیخ کے افادات کو تفسیر میں بالتفصیل بیان کرنے کے علاوہ ایک علیحدہ کالم میں اختصار کے ساتھ بھی ذکر کر دیا گیا ہے۔ حضرت شیخ قدس سرہ سے چونکہ ہر آیت کی تفسیر منقول نہیں تھی اسلئے اکثر متداول تفسیروں سے استفادہ کیا گیا ہے تاکہ کتاب ایک مکمل اور مستند تفسیر کی صورت میں اہل علم کی خدمت میں پیش کی جا سکے۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ انت السميع العليم وما توفيقي اِلَّا بِاللّٰهِ عليه
توكلتُ واِلَيْهِ انيب

احقر ابو احمد سجّاد بخاری

لیلة الجمعة ، ۱۴ ر محرّم الحرام ۱۳۹۹ھ

تقریظاتِ مشاہیرِ علمائِ اسلام و آرائِ مشائخِ عظام

(۱) مؤرخ اسلام حضرت علّامہ سیّد سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے

راستہ میں آپ کی کتاب جواہر القرآن[۱] پڑھی۔ دیکھ کر بڑی خوشی ہوئی کہ آپ کے شیخ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک پر فکر و فہم کی بڑی دولت پائی تھی۔ اور آپ خوش نصیب ہیں کہ آپ ان سے متمتع ہوئے۔ اختلاف و اتفاق تو الگ چیز ہے مگر قرآن پاک کے مضامین کو جس طرح انہوں نے سمجھا ہے وہ ہندوستان میں عزیز الوجود ہے مسئلہ توحید میں ان کا انہماک و استغراق صوفیانہ اصطلاح میں ان کی کیفیتِ ایمانی کا نتیجہ معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح پر ہزار ہا رحمتیں نازل فرمائے۔

---

[۱] اس سے تفسیر جواہر القرآن کا مقدمہ مراد ہے جو پہلے کئی بار علیحدہ کتابی صورت میں شائع ہو چکا ہے (س۔ ب)

(۲) تقریظ رئیس المحدثین، یادگارِ سلف، شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی

خلیفۂ ماذون رئیس المفسرین حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ رب العالمین۔ وصلی اللہ تبارک وتعالیٰ علی سیدنا محمد خیر خلقہ وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم۔ اما بعد فیقول المسکین نصیر الدین الغورغشتوی، انی نظرت فی ھذا التفسیر وکررت النظر والمطالعۃ فوجدتہ بحمد اللہ ومنّہ نافعاً مفیداً للناس۔ مبارکاً۔ وانی اسأل اللہ تبارک وتعالیٰ ان ینفع بہ المسلمین ویعصم عن شر المبطلین والحاسدین۔ والحمد للہ رب العالمین۔

(شیخ الحدیث مولانا) نصیر الدین غورغشتی

(۳) تقریظ سحابِ مدرار، بحرِ ذخار استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا محمد ولی اللہ صاحب میانوال

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ مولانا غلام اللہ خان صاحب کی مرتب کردہ تفسیر قرآنِ حکیم کو میں نے بعض مقامات سے بغور دیکھا۔ الحمد للہ کہ اقتضائے زمانہ کے مطابق تشریح وتوضیح بزبانِ اردو نہایت سادہ، عام فہم اور بہت محققانہ ہے۔ میں نے کوئی چیز اس میں خلافِ مسلکِ اہلِ حق نہیں پائی۔ مولانا موصوف کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان کو فوزِ دارین نصیب فرمائے اور اپنے لقاء اور رضوان کے اعلیٰ درجات سے مالامال کرے اور اہلِ اسلام کو اس کے پڑھنے پڑھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ واللہ ولی التوفیق وصلے اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد وآلہ وصحبہ وسلم۔

وانا العبد العاجز ولی اللہ عفا اللہ عنہ میانوال، ضلع گجرات

(۴) تقریظ محدث خبیر فقیہ بصیر حضرت مولانا ظفر احمد صاحب، عثمانی

شیخ الحدیث دار العلوم ٹنڈو الہ یار

بعد الحمد والصلوٰۃ بندہ نے القرآن الحکیم مع جواہر القرآن از مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وترجمہ حضرت شیخ العالم مولانا محمود الحسن دیوبندی قدس سرہ وفوائد موضح القرآن از حضرت ترجمان القرآن مولانا شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ محدث دہلوی و فوائد فتح الرحمٰن از مجدد ومحدث الہند شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مطبوعہ نمونہ کا مطالعہ کیا جو ص۲۸ تک میرے پاس آیا تھا، ماشاء اللہ فہم قرآن کے لئے اردو میں یہ قرآن مترجم ومحشّٰی بہت معین ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مکرمی مولانا غلام اللہ خانصاحب کو جزائے خیر عطا فرمائیں کہ انہوں نے یہ عمدہ مجموعہ مرتب فرما کر شائع کرنے کا اہتمام فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی جمیلہ کو مقبول اور مسلمانوں کو اس سے منتفع فرمائیں۔ والسلام۔

ظفر احمد عثمانی عفی عنہ از دار العلوم، ٹنڈو الہ یار

(۵) تقریظ جامع علوم نقلیہ وماہر فنون عقلیہ، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا رسول خان صاحب

شیخ الحدیث، جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن، لاہور

حضرت مولانا العلام ماہر علوم نقلیہ وعقلیہ ومحقق احکام شرعیہ اصولیہ وفرعیہ ورافع لواء السنۃ وقالع رایات البدعۃ موصوف بہمہ صفات الحاج مولانا غلام اللہ خان کی تفسیر جواہر القرآن ولآلی الفرقان پارہ اول کے بعض مقامات نظر سے گذرے ہیں تفسیر میں بحمد اللہ مقاصد قرآن کریم باحسن الطرق بیان کئے گئے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے علم وعمر میں برکت عطا فرمائے اور تفسیر کو ہدًی للناس کا مصداق بنائے۔ آمین یا رب العالمین۔

محمد رسول خان عفی اللہ عنہ جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن، لاہور

(۶) تقریظ جامع المعقول والمنقول شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب بہبودی

خلیفۂ مجاز حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی و سابق صدر مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ امابعد۔ احقر نے اس کلام مجید کو اور حواشی و ترجمہ کو مختلف مقامات سے دیکھنے کا شرف حاصل کیا حضرت مولانا غلام اللہ خان صاحب جو ایک مشہور عالم اور تفسیر سے کافی شغف رکھتے ہیں، انہوں نے کافی عرق ریزی اور کوشش سے اپنے شیخ حضرت مولانا حسین علی صاحب رحہ کے ارشادات کو مرتب کر کے عام مسلمانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ ماشاء اللہ تعالیٰ یہ بہترین ذخیرہ ہے۔ کلام اللہ سمجھنے کے لئے اسہل اور اخصر طریق ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی اشاعت کرنے والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اور ان کی کوشش کو قبول فرمائے۔ میں ہرگز اس قابل نہیں ہوں کہ اتنے بڑے بڑے بزرگان دین اور حضرات مشائخ عظام کے ارشادات کے متعلق کچھ عرض کر سکوں بمگر بعض حضرات کے اصرار پر دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ قرآن کے فہم کے لئے بہترین ذخیرہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکی برکت سے مجھ ناکارہ کو اور جملہ ناظرین و سامعین و تالین کو صلاح و سعادت دارین عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔ فقط

(شیخ الحدیث مولانا) احقر العباد بندہ عبدالرحمٰن غفرلہ کیمبلپوری (خلیفہ مجاز حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ
و سابق صدر المدرسین و شیخ الحدیث مدرسہ مظاہر العلوم، سہارنپور)

(۷) تقریظ خطیب اسلام حامی سنت ماحی بدعت حضرت مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری

خطیب جامع کالری گجرات۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ امابعد تفسیر جواہر القرآن مع مقدمہ کا مطالعہ نصیب ہوا۔ الحمد للہ مطالب و معانی اور ربط السور والآیات میں بے نظیر پایا۔ پاک و ہند میں قدیم و جدید تعلیمیافتہ طبقات (خصوصاً طلبائے کرام و علمائے عظام) کے لئے انشاء اللہ العزیز بہت مفید اور نادر الوجود تحفہ ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خانصاحب کو اہل اسلام کی طرف سے جزاء احسن عطا فرمائے جنہوں نے سلطان العارفین رئیس المفسرین سند الفقہاء والمحدثین شیخنا و مرشدنا حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی خلفاً عن سلف امانت قرآنی کو باحسن طریق تالیف و طبع کرا کے تمام علمی حلقوں تک پہنچا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے اس نعمت عظمٰی اور خدمت حسنٰی کو دارین میں باعث فلاح و فوز اور ذریعۂ نجات بنائے۔ جن حضرات نے اس تفسیر بے نظیر میں کسی قسم کی للہ خدمت اور اعانت فرمائی ہے اللہ تعالیٰ محض اپنی قدرت کاملہ اور فضل و رحمت سے ان سب کو دونوں جہان میں اجر جزیل اور ذخر جمیل عنایت فرمائے۔ ویرحم اللہ عبداً قال آمینا۔ والحمد للہ رب العالمین۔

عنایت اللہ بخاری عفی عنہ مسجد جامع، گجرات

(۸) تقریظ مفسر قرآن، شارح حدیث، شیخ الحدیث حضرت مولانا قاضی شمس الدین صاحب، گوجرانوالہ

سابق مدرس، دارالعلوم، دیوبند

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ حضرت مولانا غلام اللہ خانصاحب کی تفسیر کے متعلق احقر کی ناقص رائے یہ ہے کہ ؎

آفتاب آمد دلیل آفتاب ــــ گر دلیلے بایدت از وے رو متاب

جب اس تفسیر بے نظیر کی طرف کوئی صاحب مراجعت کریں تو انہیں یہ خوشخبری دینا بڑا برمحل ہے کہ بحمد اللہ علی الخبیر سقطت و

من البصیر استفدت۔ تفسیر کیا ہے، شیدایانِ توحید اور مشتاقانِ علومِ کلام مجید کے لئے جواہر مخزونہ اور لآلی منظومہ جس میں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے معنی کو اصلی اور صحیح تقاضا کے مطابق سمجھایا گیا۔ فاغتنمہ فانہٗ اجدی من تفاریق العصیٰ ولابطال سحر الساحرین مثل عصیٰ موسیٰ فجزیٰ اللہ تعالیٰ مؤلفہ عنی وعن سائر المسلمین احسن الجزآء واجمل العطآء واللہ الموفق

احقر شمس الدین ناظم و مدرس جامعہ صدیقیہ، گوجرانوالہ

(۹) تقریظ حضرت علامہ مولانا غلام مصطفیٰ صاحب۔ ساکن مرجان۔ ضلع کیمبلپور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ اما بعد۔ قرآن مجید کے مطالعہ سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو کر سامنے آجاتی ہے کہ نزول قرآن سے پہلے بیدینی اور کفر و شرک اپنی انتہاء کو پہنچ چکے تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جب بھی دنیا میں کفر و الحاد، اور شرک و بدعت کا زور ہو جائے اس وقت قرآنی تعلیمات کو عام کرنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اس زمانہ میں چونکہ ہر طرف الحاد، مادہ پرستی اور شرک و بدعت کی گھٹائیں چھا رہی ہیں اس لئے اب مسلمانوں کو ان کی لپیٹ سے بچانے کا واحد طریقہ یہی ہے کہ قرآن کی تعلیم کو عام کیا جائے اور اس کے مضامین کو عوام و خواص کیلئے قریب الفہم بنایا جائے۔ الحمد للہ تفسیر جواہر القرآن جس میں شیخ القرآن مولانا غلام اللہ خان صاحب نے اپنے شیخ حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری فوائد و نکات جمع فرمائے ہیں اس میں وہ تمام چیزیں آگئی ہیں جن کا جاننا قرآن مجید کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سے عوام و خواص کو مستفیض ہونے کی توفیق عطا کرے اور مولانا کے علم و عمل میں برکت عطا فرمائے۔

الاحقر غلام مصطفیٰ عفی اللہ عنہ ۵ شعبان المعظم ۱۳۸۳ھ

(۱۰) تقریظ حضرت علامہ مولانا مفتی سیاح الدین صاحب، کاکاخیل

صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم، لائلپور

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ الحمد للہ وکفیٰ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اما بعد حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں والے رحمۃ اللہ علیہ ایک جید اور ممتاز عالم دین اور اپنے وقت کے ایک شیخ طریقت تھے۔ انہوں نے تمام عمر دوسرے علوم دینیہ کی خدمت کے علاوہ خاص طور پر قرآن مجید کی تفسیر و تشریح اور تعلیم و تدریس میں اس طرح گذاری تھی کہ قرآنی علوم میں سے خاص طور پر مسئلہ توحید کو نہایت شرح و بسط اور پوری تفصیلات کے ساتھ واشگاف الفاظ میں پھیلایا۔ اور مسلسل اسی سعی و جدوجہد میں لگے رہے اور اسی طرح عوامی افادہ و اصلاح کے علاوہ ایسے تلامذہ کا ایک خاص حلقہ بھی تیار کیا جو ان کے بعد اُن کے اس دینی اور علمی کام کو اسی طرز و انداز پر جاری رکھ سکیں۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کو قرآن مجید سے ایک خاص شغف تھا۔ اور وہ کثرت مزاولت، خداداد ذہانت و ذکاوت اور خاص ذوقِ استنباط کی بناء پر قرآنی علوم کے نکات و معارف آیاتِ الٰہی سے نکالا کرتے تھے۔ اور ربط آیات و سُوَر کے بارے میں بھی ان کا ایک خاص مجتہدانہ انداز تھا۔ ان علمی نوادر اور تفسیری نکات و لطائف کو انہوں نے خود تو کسی خاص تفسیر میں قلمبند نہیں فرمایا لیکن ان کے خصوصی تلامذہ کے واسطہ سے یہ چیزیں کچھ نہ کچھ محفوظ رہ گئیں۔ عام طور سے کہا جاتا ہے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مسئلہ توحید کے اظہار و بیان میں تشدد تھا۔ اور بعض صحیح العقیدہ حضرات علمائے کرام بھی نیک نیتی کے ساتھ ان تعبیرات اور طرز ادا کو اپنے خیال میں پسند نہیں فرماتے لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس تشدد اور تعبیر کی سختی میں بڑا دخل مخالف ماحول اور ان علاقوں میں شرکیہ اقوال و اعمال اور بدعات کے فروغ کو بھی دخل تھا۔ دراصل مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہوں میں اس مسئلہ توحید کی اہمیت دوسرے سب مسائل سے زیادہ تھی اور بقول علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ "مسئلہ توحید میں ان کا انہماک و استغراق صوفیا کی

اصطلاح میں ان کی کیفیت ایمانی کا نتیجہ معلوم ہوتا تھا" اور وہ جب دیکھتے تھے کہ عام مسلمان کیا بلکہ "علماء و مشائخ" بھی اس کو وہ اہمیت نہیں دے رہے ہیں اور توحید خالص کے منافی اقوال و اعمال کو سن کر اور دیکھ کر چشم پوشی کرتے ہیں تو وہ اپنی شدّت احساس، طبیعت کی تیزی اور عشق توحید میں سرشاری کی وجہ سے بے اختیار صحیح مسائل کی تعبیر و اداء میں تشدّد اختیار فرماتے تھے۔

نوا را تلخ تر می زن چو ذوق نغمہ کم یابی　　　حُدی را تیز تر می خواں چو محمل را گراں بینی

نیز مخالفین کی بے جا ضد، عناد اور مکابرہ کو دیکھ کر جذبات کا بے قابو ہونا عام حالات میں ایک فطری امر ہے۔

حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد ان کے مسترشدین و تلامذہ نے حق تلمذ ادا کر کے توحید و سنت کی اشاعت اور قرآن مجید کی تعلیم و تدریس کا یہ سلسلہ پورے ملک میں جاری رکھا چنانچہ آپ کے حلقۂ تلامذہ و مریدین میں سے ایک خاص تلمیذ و مسترشد اور ممتاز و مستند جیّد عالم دین **مولانا غلام اللہ خان صاحب** نے عرصہ دراز سے راولپنڈی شہر میں تعلیم القرآن کے نام سے ایک مرکزی ادارہ قائم کر کے قرآن مجید کی تعلیم و تدریس اور مسئلہ توحید کی اشاعت و تبلیغ کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ چنانچہ سال بھر دوسری کتب دینیہ اور تفسیر و حدیث کی تعلیم و تدریس ہوتی ہے اور شعبان و رمضان المبارک میں ملک کے مختلف اطراف و جوانب سے چار پانچ سو طلباء اس چشمۂ فیض اور مرکز علوم قرآنی سے تفسیر قرآن مجید کے استفادہ کے لئے آجاتے ہیں جن میں ابتدائی کتب عربیہ پڑھنے والے طلبہ سے لیکر دورۂ حدیث کی تکمیل کر کے سند یافتہ حضرات تک شامل ہوتے ہیں۔ ان طلبہ کو حضرت ممدوح نہایت محنت و جانفشانی اور پورے انہماک و توجہ کے ساتھ حضرت مولانا حسین علی صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے طرز پر قرآن مجید کا درس دیکر فارغ کر دیتے ہیں۔ اور اس طرح ہر سال یہ سینکڑوں طلبہ اپنی اپنی علمی استعداد اور ظرف کے مطابق قرآن مجید سیکھ کر جاتے ہیں۔ اور اور مولانا موصوف کے اخلاص، سعیٔ پیہم اور مسئلہ توحید کے ساتھ والہانہ عشق و محبت کا اثر ہے کہ وہ ان چند دنوں میں تمام طلبہ کو اپنے رنگ میں رنگ دیتے ہیں اور جب وہ رمضان المبارک گذار کر اس درسگاہ سے نکلتے ہیں تو بادۂ توحید سے ایسے سرمست و سرشار ہو کر نکلتے ہیں کہ پھر وہ علامہ اقبال مرحوم کے قول کے مطابق ؎

بہار ہو کہ خزاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ　　　یہ نغمہ فصلِ گل و لالہ کا نہیں پابند

ہر جگہ اور ہر موقع پر "فصلِ لالہ و گل" کا انتظار اور موسم بہار اور موسم خزاں کا فرق کئے بغیر یہی نغمۂ توحید سناتے رہتے ہیں جیسا کہ ذکر کر چکا ہوں۔ شرکاء دورۂ تفسیر طلبہ کی علمی استعداد مختلف اور کم و بیش ہوتی ہے۔ اس لئے بعض کم استعداد طلبہ اگر دلائل اور ان کے مقدمات و مبادی کو پورے طور پر علمی انداز میں ضبط بھی نہ کر سکیں لیکن مطالب و نتائج پر سب کا یقین پختہ ہو جاتا ہے اور اس پختہ یقین کی بناء پر وہ توحید و سنت کے داعی بنکر کام کرنے لگ جاتے ہیں اور اپنے عقائد و نظریات میں خوب مضبوط و مستحکم ہوتے ہیں اور آج دیکھا جاتا ہے کہ پورے ملک میں انہی نغمات توحید کی گونج سنائی دیتی ہے۔

مولانا غلام اللہ خانصاحب نے اس مقصد کے لئے دار العلوم تعلیم القرآن کے ساتھ ساتھ ماہوار صحیفہ "تعلیم القرآن" بھی جاری کیا ہوا ہے جس کی ترتیب و ادارت کا کام ایک نیک سیرت و نیک کردار مستند عالم دین فاضل دیوبند مولانا سید احمد حسین صاحب سجاد بخاری مدظلہ کے سپرد ہے۔ اس ماہنامہ میں دوسرے علمی اور دینی مضامین کے علاوہ بالالتزام تفسیر قرآن مجید کا کچھ حصہ مولانا غلام اللہ خانصاحب کے قلم سے شائع ہو رہا ہے جس میں مولانا موصوف خصوصی طور پر ان آیتوں کی تفسیر حضرت مولانا حسین علی رحمۃ اللہ علیہ کے طرز و انداز پر کرتے ہیں جن کا تعلق مسئلہ توحید کے ساتھ خاص طور پر ہے۔ اور ساتھ ہی مولانا کی بعض توجیہات و مرجحات کی تائید و تصدیق کے لئے کتب سلف اور تفاسیر متقدمین کے حوالے بھی درج کر دیتے۔ اب تفسیری اجزاء کو ایک مستقل تفسیر کی شکل میں شائع کرنیکا فیصلہ کیا گیا ہے۔ یہ ایک مستحسن فیصلہ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اس تفسیر کے مطالعہ سے عام مسلمانوں کو عموماً اور طلبۂ قرآن مجید کو خصوصاً بہت فائدہ پہنچے گا۔ ربط آیات کی ایسی بہت سی تقاریر اور بہت سے ایسے تفسیری نکات و لطائف کا علم اس تفسیر کے ذریعہ سے ہو جائیگا جو حضرت مولانا حسین علی رحمہ کے خصوصی علمی نوادر شمار ہوتے ہیں۔ نیز اکابر سلف اور تفاسیر متقدمین کے بہت سے ایسے حوالے اس تفسیر کے واسطہ سے عام طلبہ کو مل جائینگے جن تک براہ راست ان کا پہنچنا مشکل ہے۔

اس سلسلہ میں یہ بھی عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ دوسری کتب کی طرح قرآن مجید کی کوئی تفسیر بھی بہرحال انسانی تصنیف ہوتی ہے

اور اس میں مصنّف سے نادانستہ یا غلط فہمی کی بنا پر کوئی لغزش علمی طور سے ہوسکتی ہے۔ اس لئے اگر کسی مسئلہ یا مسئلہ کی تعبیر اور طرزِ ادا میں دوسرے اہلِ علم کو اس مصنّف سے اختلاف ہو تو یہ علمی انداز نہیں کہ ان چند مسائل یا تعبیرات کی وجہ سے پوری کتاب کو ہدفِ تنقید بنا کر لوگوں کو اس کے مطالعہ سے روکا جائے۔ اور پوری کتاب سے استفادہ کرنے میں رکاوٹ ڈالدی جائے۔ بلکہ چاہیئے کہ جذبۂ خیرخواہی اور پوری دیانتداری کیساتھ علمی طور پر ان باتوں پر دوبارہ غور کر کے نشاندہی کی جائے اور دلائل و براہین کی روشنی میں ان پر تنقید کی جائے۔ اس طرح خود مصنّف کو بھی ان باتوں پر دوبارہ غور کرنے کی طرف متوجہ کیا جا سکتا ہے اور نامناسب فضا بھی قائم نہیں ہوتی۔ اور قارئین کتاب بھی غلطیوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ ہمارے اسلاف کا یہی طریق کار رہا ہے۔ میں مثال کے طور پر علاّمہ زمخشری رح کی مشہور تفسیر کشاف کو پیش کرتا ہوں۔ یہ حقیقت تو بالکل ظاہر و ثابت ہے کہ بہت سی آیات کی تفسیر علاّمہ زمخشری رح نے اپنے مسلکِ اعتزال کے مطابق اس انداز سے کی ہے جس سے معتزلہ کی تائید ہوتی ہے اور اہل سنّت کے مسلکِ حق کے مطابق آیات کی وہ تفسیر درست نہیں لیکن اس کے باوجود چونکہ کشاف میں بہت سی ایسی خوبیاں اور بلاغت کے نادر نکات و معارف اور لغوی اور نحوی تحقیقات ہیں جن سے فائدہ اٹھانا بہرحال ضروری ہے تو بعد میں آنے والے ائمۂ مفسّرین مثلاً امام رازی رح قاضی بیضاوی رح، ابوالسعود رح اور علامہ آلوسی رح نے اگرچہ ان خاص آیات کی تفسیر میں کشاف کی رائے قبول نہیں کی بلکہ ان پر تنقید کر کے دلائل و براہین کے ساتھ اس کے جوابات دیئے لیکن علاّمہ زمخشری اور اس کی تفسیر کی عظمت و منزلت کا انہوں نے ہمیشہ اعتراف کیا۔ بلکہ ان تمام تفاسیر کا بنیادی ماخذ یہی کشاف ہی ہے۔ آپ اگر بہ غور مطالعہ فرمائیں تو ان تفاسیر میں کشّاف کی پوری پوری عبارتیں بعینہٖ آپ کو موجود ملیں گی جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ہمارے اکابر میں تنگ نظری کبھی بھی نہیں تھی کہ چند مسائل میں اگر اختلاف ہوا تو پوری کتاب کو متروک قرار دیا ہو۔

اکابر علماء و مفسّرین کے اس مسلّم اور معقول اصول کی روشنی میں میں بھی امید کرتا ہوں کہ اہل علم اس تفسیر کے بارے میں بھی یہی عادلانہ اور علمی نظریہ اور روّیہ اختیار فرمائیں گے۔ اگر کسی خاص مسئلہ یا اس کی تعبیر میں وہ اختلاف رکھتے ہوں تو اس کی بنا پر اس کے مفید اور علمی اجزاء سے لوگوں کو محروم نہ کریں۔ اور پوری تفسیر کو قابلِ ترک اور ہدفِ تنقید نہ بنائیں۔

اللہ تعالیٰ حضرت مولٰنا کو دین اور علمِ دین اور خاص کر اشاعتِ علوم قرآنِ مجید کی خدمت کے لئے تا دیر زندہ و سلامت اور ہر فتنہ و آفت سے محفوظ و مامون رکھے۔ آمین اللّٰھُمّ یا ربّ العالمین۔

احقر العباد سیّد سیاح الدین کاکاخیل مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد لائلپور شہر

۲۰ جمادی الاُخریٰ ۱۳۸۳ھ بروز جمعۃ المبارک

(۱۱) تقریظ مجاہد ملّت حامیِ سنّت حضرت مولانا سیّد نور الحسن شاہ صاحب بخاری

صدر تنظیم اہل سنت، پاکستان (ملتان)

شیخ القرآن حضرت مولٰنا غلام اللہ خانصاحب مدظلہ العالی کو رب العزت نے اپنے کلامِ قدیم قرآن کریم کی خدمت کے لئے چن لیا ہے، آپ نے کتاب اللہ کی نشر و اشاعت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر رکھا ہے۔

قرآنِ کریم کا زیرِ نظر ترجمہ اور تفسیر اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ حضرت شیخ الہند رحمہ اللہ کا ترجمہ، حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمہ اللہ کی تفسیر (جواہر القرآن) اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رحمہما اللہ کے فوائد کی ترتیب و اشاعت قرآن کریم کی ایک بے مثال خدمت ہے۔ جو اللہ رب العزت نے اپنے ایک مقبول بندہ حضرت شیخ القرآن سے لی ہے۔ میں اس اعزاز و شرف پر حضرت مدظلہ کی خدمت میں ہدیۂ تبریک پیش کرتا ہوں۔

سیّد نور الحسن بخاری خادم تحریک تنظیم اہل سنت پاکستان (ملتان) یکم شعبان المعظم ۱۳۸۳ھ

دیباچہ موضح قرآن

از حضرت مولانا شاہ عبدالقادر محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالی المتوفی ۱۲۳۰ھ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۔ الٰہی شکر تیرے احسان کا ادا کروں کس زبان سے کہ ہماری زبان گویا کی اپنے نام کر۔ اور دل کو روشنی دی اپنے کلام کر۔ اور امت میں کیا اپنے رسول مقبول کی۔ جو اشرف انبیاء اور نبی الرحمت جس کی شفاعت سے امیدوار ہیں ہم کہ پاویں دو جہان کی نعمت۔ الٰہی اس نبیؐ امت پر ورکو اپنی رحمت کامل سے درجات اعلیٰ نصیب کر جو حد نہ ہو کسی مخلوق کی۔ اور اپنی عنایت اس پر ہمیشہ افزوں رکھ دنیا اور آخرت میں اور اس کی آل اطہار پر اور اصحاب کبار پر اور اس کی امت کے علماء مقتدا پر اور اولیاء باصفا پر اور غرباء اور ضعفاء پر۔ سب پر آمین یارب العالمین

بعد ازیں سنا چاہیئے کہ مسلمان کو واجب ہے کہ اپنے رب کو پہچانے اور اس کی صفات جانے اور اس کے حکم معلوم کرے اور مرضی اور نامرضی تحقیق کرے کہ بغیر اس کے بندگی نہیں۔ اور جو بندگی نہ بجالاوے وہ بندہ نہیں۔ اور اللہ سبحانہ کی پہچان آوے بتانے سے۔ آدمی پیدا ہوتا ہے محض نادان سب چیز سیکھتا ہے سکھانے سے۔ اور بتانے سکھانے والے ہر چند تقریریں کریں اس برابر نہیں۔ جو اللہ تعالےٰ نے آپ بتایا۔ اس کے کلام میں جو ہدایت ہے۔ دوسرے میں نہیں پر کلام پاک اس کا عربی ہے اور ہندوستانی کو ادراک اس کا محال۔ اس واسطے اس بندۂ عاجز عبدالقادر کو خیال آیا۔ کہ جس طرح ہمارے والد بزرگوار حضرت شیخ ولی اللہ بن عبدالرحیم محدث دہلوی ترجمۂ فارسی کر گئے ہیں سہل و آسان۔ اب ہندی زبان میں قرآن شریف کو ترجمہ کرے۔ الحمد للہ کہ سنہ ۱۲۰۵ بارہ سو پانچ میں میسر ہوا۔

اب کئی باتیں معلوم رکھیئے۔ اوّل یہ کہ اس جگہ ترجمہ لفظ بلفظ ضرور نہیں کیونکہ ترکیب ہندی عربی سے بہت بعید ہے۔ اگر بعینہٖ وہ ترکیب رہے تو معنے مفہوم نہ ہوں۔ دوسری یہ کہ اس میں زبان ریختہ نہیں بولی بلکہ ہندی متعارف تا عوام کو بے تکلف دریافت ہو۔ تیسری یہ کہ ہر چند ہندوستانیوں کو معنی قرآن اس سے آسان ہوئے لیکن اب بھی استاد سے سند کرنا لازم ہے۔ اوّل معنی قرآن بغیر سند معتبر نہیں۔ دوسرے ربط کلام ماقبل و مابعد سے پہچاننا اور قطع کلام سے بچنا بغیر استاد نہیں آتا۔ چنانچہ قرآن زبان عربی ہے پر عرب بھی محتاج استاد تھے۔ چوتھی بات یہ کہ اوّل فقط ترجمہ قرآن کا ہوا تھا۔ بعد اس کے لوگوں نے خواہش کی۔ تو بعضے فوائد زائد بھی متعلق تفسیر داخل کئے۔ اس فائدے کے امتیاز کو حرف فا۔ نشان رکھا۔ اگر کوئی مختصر چاہے صرف ترجمہ لکھے۔ اگر مفصل چاہے فوائد بھی داخل کرے۔ باقی قواعد خط ہندی لکھنے میں طول ہے استاد سے معلوم ہوں گے۔ البتہ ہندی میں بعضی چیز لکھتے ہیں کہ فارسی میں نہیں۔ اس سبب سے فارسی خواں اول اٹکتا ہے۔ دو جز دیکھے تو ماہر ہو جاوے۔

اور اس کتاب کا نام موضح قرآن ہے اور یہی اس کی صفت ہے۔ اور یہی اس کی تاریخ۔ الٰہی و سیدی و مولائی تیری عنایت ہے۔ اور تو ہی قبول کر اپنے فضل سے یَارَؤُفُ یَارَحِیۡمُ یَامَالِکَ الۡمُلۡکِ ذَا الۡجَلَالِ وَالۡاِکۡرَام

(دیباچہ موضح قرآن از شاہ عبدالقادر محدث دہلوی۔ مطبع اسلامی مدراس کے مطبوعہ قرآن مجید معہ ارواح ثلاثہ سے نقل کیا گیا۔ اور تفسیر جواہر القرآن کے ساتھ فیروز سنز پریس بیرون شیرانوالہ دروازہ لاہور میں چھپوایا گیا۔ طباعت ماہ شعبان سنہ ۱۳۰۳ھ میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔ فالحمد للہ اوّلاً و آخراً والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ دائماً ابداً و علیٰ جمیع عبادہ الصالحین۔ لیلاً و نہاراً۔ کتبہ الفقیر ابو احمد السجاد البخاری۔ وقت العصر من یوم الجمعۃ التاسع عشر من رجب سنۃ ثلث و ثمانین بعد الالف و ثلث مائۃ من ہجرۃ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام)